ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

الحکم

چہ گویم با تو گرای چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت قدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے جمیع متعلقین بزرگان ملت خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور باغ ہی میں موجود ہیں۔ ۲۔ دارالامان میں امن ہے تعلیم الاسلام کالج کی امتحان الف اے میں شریک ہونیوالے طالبعلموں میں سے تینوں کامیاب ہوکر جو سب نتیجہ ہی الحمد للہ علیٰ ذالک

۳۔ لاہور۔ جموں۔ سائل پور ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ متیوارہ ضلع لودہانہ۔ گوالیار اور مظفر نگر تارو وال کی حصول برکت کیلئے احباب تشریف لائے۔ اور مظفر نگر کی جماعت داخل بیعت ہوئی۔

۴۔ اس ہفتہ کے تازہ الہامات یہ ہیں۔

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر ساری اذان کہہ رہا ہوں اور ایک نیچی درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اسکے بعد میں نے باواز بلند درود شریف پڑہنا شروع کیا اور اسکے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہیں اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اسطرح اڑ رہی ہے جسطرح روئی دہنی جاتی ہے اسکے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔ ہے سر رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم

نمبر ۱۴ | دارالامان قادیان مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸ صفر ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

اطلاع

میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما سے "الندا من وحی السماء" کے عنوان سے شایع ہونے والا اشتہار چھپوا کر شایع کرنے کیلئے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو چلا گیا تھا۔ لاہور جاکر مجھے اخبار کے ایڈٹ کرنے کی فرصت بالکل نہیں مل سکی ایک دن کچھ تھوڑا سا وقت ملا تھا جسمیں لاہور میں میرے دو تین دن والا مضمون لکھنا شروع کیا تھا ۲۳ کو بعد دوپہر میں واپس آیا تو جمع شدہ ڈاک کا ایک پشتارہ ملا جسکو ابھی تک میں پڑھ بھی نہیں سکا۔ بعض خطوط کی تعمیل تو دفتر سے ہو گئی لیکن جن خطوط کا جواب میری ذات یا ہدایت دینے پر منحصر تھا انکا جواب نہیں دیا گیا۔ اسلئے میں اپنے ناظرین کی خدمت میں ادب سے التماس کرتا ہوں کہ جن احباب کے خطوط کے جواب ابھی نہیں دیئے گئے وہ مجھے معذور سمجھیں اور یہی وجہ اخبار کے بدیر شایع ہونے کی بھی ہے۔ ایڈیٹر

مذہبی استفسارات کا سلسلہ بہت وسیع ہو چلا ہے اور مفید بھی بہت ثابت ہوا ہے اسلئے آیندہ کیلئے یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اخبار کے ذریعہ جو جوابات شایع ہوں گے وہ نمبر وار اور ترتیب وصولی استفسارات پر شایع ہوں گے اگر کوئی صاحب جلد جواب لینا چاہیں تو وہ اپنے استفسار کے ساتھ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیا کریں۔ ایڈیٹر

برادرم بابو محمد افضل مرحوم

بعض اخبارات نے جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت شدید بغض اور عناد ہے برادرم بابو محمد افضل صاحب مرحوم کی رحلت پر نہایت بیہودہ بکواس کی ہے جس سے بعض احمدی احباب کو مجھسے استفسار کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے میں ان اخبارات پر تو کیا افسوس کروں کیونکہ وہ تو

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

کے مصداق ہیں لیکن مجھے اپنے ان احمدی بھائیوں پر افسوس ہے جنہوں نے مرحوم و مغفور افضل کی وفات کے متعلق ان اخبارات کی بنا پر استفسار کرنے شروع کر دیئے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ اور رنجدہ خبریں شایع کرنا اپنا فرض سمجھے ہیں پھر وہ کیوں انکی باتوں پر اعتبار کرتے ہیں یہ نقص اور خرابی کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ کثرت کے ساتھ احمدی احباب اپنے اخبارات کو نہیں پڑھتے جن کے ذریعہ انہیں دارالامان کے صحیح واقعات پہونچائے جاتے ہیں اگر وہ اپنے اخبار پڑھیں تو ایسے وسوسے ان کے دل میں خلل انداز نہوں۔ یاد رکھو یہ ضروری بات ہے کہ ان وسوسوں سے رہائی پانے کیلئے اخبارات کو پڑھیں میں بابو محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کی خبر لکھ چکا ہوں یہ محض جھوٹ اور افترا ہے کہ اس مرحوم کی مرض الموت میں کوئی پاس نہ تھا اور "وہ پانی پانی کرتا مر گیا" مرحوم کے آخیر دم تک متعلقین نے اور دوسرے احمدیوں نے جہانتک جس سے ممکن ہو سکا پوری خبرگیری کی۔ اور اس نے نہایت اطمینان اور صبر کے ساتھ اپنی جان خدا تعالیٰ کو سونپی۔ اخیر وقت تک وہ نہایت صفائی کے ساتھ حضرت حجۃ اللہ کی مسیحیت و مہدویت پر ایمان رکھتا تھا۔ یہ بھی محض افترا ہے کہ تین دن تک مرحوم کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اسی دن مرحوم قبل از عشاء دفن ہوا اور بعد عشاء سب احمدیوں نے مرحوم کا جنازہ مسجد مبارک میں پڑھا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ مرحوم طاعون سے شہید ہوا ہے اور اس پر اعتراض کرنا سلیم الفطرت کا کام نہیں۔

بعض مختصر استفسار اور انکے جواب

۱۔ (کریم بخش از کمندپور) قربانی جس کا ذکر الحکم میں ہے کسطرح دینی چاہیئے۔

جواب۔ یہ قربانی بطور صدقہ کے ہر شخص جو مقدرت اور استطاعت رکھتا ہے لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءہا ولکن ینالہ التقوی کو مدنظر رکھکر بکرا۔ بکری یا بھیڑی ذبح کرکے اسکا گوشت مساکین میں تقسیم کرے یا چمڑا فروخت کرکے تعلیم الاسلام سکول قادیان کے مساکین فنڈ میں قیمت بھیجدے

۲۔ اگر ایک احمدی امام ہو اور مقتدی غیر احمدی ہوں کیا وہ فجر یا مغرب کی نماز میں باواز بلند دعا مانگے یا نہ مانگے

جواب۔ فجر یا مغرب کی نماز میں باواز بلند دعا مانگنا فرض تو ہے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی التزام ثابت نہیں اور یہاں بھی التزاماً ایسا نہیں کیا جاتا گو کثرت کے ساتھ دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

تاہم اگر کوئی احمدی امام مقتدیوں کے تنفر کے خیال سے دعا سے رکتا ہے تو یہ اسکی کمزوری ہے مومن اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھتا ہے + دعا کا مانگنا اور باواز بلند مانگنا یہ سکے جوش اور تحریک قلب پر موقوف ہے جب ایسا جوش پیدا ہو اور دل بے اختیار

نوٹ۔ بعض مضامین میری غیر حاضری کی وجہ سے درج نہیں ہو سکے۔ ایڈیٹر

بر سراب است وحدیث نزول مسیح برحق است اما در فہم شما فرق است

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است — سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

مطلب حدیث نزول مسیح را بگوش ہوش اصغا فرمائید کہ فیوضات و برکات و خیرات الہیہ کہ بحکم ایزدی درزمین برائے فواید و راحت و آرام و آسایش بنی آدم پیدا میشوند در باب آنہا خداوند تعالے بقرآن کریم مے فرماید کہ ما از طرف خود نازل فرمودیم و بجائے کہ در قرآن کریم لفظ نزول بغیر سما آمدہ است در انجا مراد از نزول فیوض و برکات روحانی است غور فرمائید بنظائر مندرجہ ذیل۔

(۱) قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ۔ الآیۃ القرآن جزو ۲۸ ہر آینہ خدا تعالے نازل کرد بسوئے شما یاد دہندہ رسولے کہ مے خواند بر شما آیات خدا تعالیٰ۔

باین آیت لفظ نزول آمدہ است و لفظ سماء نیست اگر معنے این آیت چنین کردہ شود کہ پیغمبر خدا صلعم از آسمان فرود آمدند پس این ہم تسلیم باید کرد کہ بوقتے از اوقات گذشتہ آنحضرت صلعم بر آسمان رفتہ بودند و آخر ایشان را خدا تعالے بر زمین نازل فرمود لیکن ثبوت این را کسے دادن نمی تواند چو واقعہ اینچنین نیست زیرا کہ آنحضرت صلعم از بطن حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا شدہ بودند تمام انبیاء و رسولان و ماموران ایزدی برائے اہل عالم موجب برکات و فیوضات الہیہ مے باشند لہذا خدا تعالیٰ بحق ایشان گاہے لفظ نزول و گاہے لفظ بعثت و گاہے لفظ ارسال استعمال میفرماید و محاورات احادیث نبویہ ہم بر ہمین منوال است۔

چون نسبت انزال اشیا بخداوند تعالیٰ باشد در انجا امتنان ایزدی بر بندگان و عظمت اشیائے مبارکہ ملحوظ مے باشد و این لازم نیست کہ ہمراہ نزول لفظ سما ہم باشد چرا کہ نزول امر ایزدی مخصوص از یک جہت نیست۔

(۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ۔ ترجمہ۔ خدا تعالے برائے شما نازل کرد ہشت جفت مواشی۔ قرآن جزو ۲۳۔ رکوع ۱۵۔ غور کنید کہ تمام مواشی در زمین پیدا می شوند و در حق آنہا لفظ نزول آمدہ است کسے ندیدہ باشد کہ از آسمان اشترے یا گاوے یا بزے روبروے او فرود آمدہ باشد چونکہ این اشیا موجب برکات و خیرات بنی آدم مے باشند لہذا خدا تعالیٰ در حق ایشان فرمود کہ این اشیا بنزول امر ما برائے فواید و انتفاع شما پیدا میشوند۔

(۳) وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ ترجمہ ما فرو فرستادیم آہن کہ دران خوف شدید و برائے مردم منفعتہا است یعنے ما امر کردیم کہ بزمین آہن پیدا شود۔ غور کنید درین آیت کہ لفظ نزول بغیر سما آمدہ است و مراد از نزول دریجا نزول امر ایزدی است برائے تکون حدید در زمین زیرا کہ آہن مدام در کانہائے زمین پیدا مے شود۔

(۴) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ ترجمہ۔ اے فرزندان آدم ہر آئینہ ما نازل کردیم بر شما پوشاکے کہ بآن بدن برہنہ خود را مے پوشید۔ تدبر کنید کہ تمام لباس و پوشاکہا بزمین تیار مے شوند اما چونکہ موجب راحت و آرام بنی آدم مے باشند لہذا در حق آن لفظ نزول آمدہ است۔

(۵) تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ ترجمہ۔ بابرکت است

آن ذات ایزدی کہ نازل کرد بر بندہ خود فرقان را کہ برائے جہانیان نذیر شود۔

(۶) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ترجمہ۔ ما خود نازل کردیم ذکر یعنے قرآن کریم را و ما خود محافظ آن ہستیم۔

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ترجمہ۔ اے ایمان داران ایمان بیارید بر خدا و رسول او و بران کتاب کہ خدا تعالیٰ آن را بر بندہ خود نازل فرمود و بران کتب کہ پیش از و نازل فرمود۔

(۸) وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ ترجمہ۔ نزد ما از ہر چیز خزانہا است و ما آن چیز را برائے ہر کسے بمقدار معلوم نازل مے کنیم۔ غور کنید بآیات مذکورہ بالا کہ لفظ نزول برائے اشیاء کثیر آمدہ است مگر لازم نیست کہ خواہ مخواہ نزول آن اشیا از جانب آسمان باشد چونکہ نسبت امر ایزدی فوقیت و علویت دارد لہذا مضایقہ نیست کہ گفتہ شود کہ تمام انبیاء و ماموران و رسولان ایزدی از فوق و از آسمان نازل مے شوند۔ از ینجا است کہ جملہ کتب منزل من اللہ را کتب سماویہ میگویند حالانکہ کتب الہیہ از جانب پروردگار نازل مے شوند نہ از جانب آسمان زیرا کہ خداوند تعالے منزہ است ازینکہ او را نسبت حیز و مکان و آسمان کردہ آید حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام در اول البعثت خود فرمودند کہ من از آسمان نازل شدہ ام حالانکہ ایشان بلا پدر از بطن حضرت مریم بتول صدیقہ پیدا شدہ بودند غور کنید بانجیل یوحنا باب ۶ قال المسیح الناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنِّیْ قَدْ نَزَلْتُ مِنَ السَّمَآءِ لَيْسَ لِاَعْمَلَ مَشِيَّتِيْ بَلْ مَشِيَّةَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَنِيْ۔ ترجمہ۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودند کہ من از آسمان از برائے این امر نازل شدہ ام کہ ارادہ ایزدی را تعمیل نمایم نہ اینکہ تعمیل ارادہ خود کنم۔

چونکہ یہود مردود و غبی و پلید بودند و از استعارات و محاورات انبیاء دور افتادہ بودند از کوتاہ فہمی خود برین گفتگوئے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام معترض شدہ گفتند كَيْفَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنِّيْ نَزَلْتُ مِنَ السَّمَآءِ۔ ترجمہ۔ یعنے چگونہ این شخص میگوید کہ من از آسمان نازل شدہ ام حالانکہ او از شکم زائیدہ است پس حضرت مسیح علیہ السلام باین کلام معجز نظام رد اعتراض یہود فرمودند فقال لهم اَنْتُمْ مِنْ اَسْفَلُ اَمَّا اَنَا فَمِنْ فَوْقُ اَنْتُمْ مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ اَمَّا اَنَا فَلَسْتُ مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ انجیل یوحنا عربی مطبوعہ مصر باب ۸۔ ترجمہ پس حضرت مسیح بایشان گفتند کہ شما از عالم پایین ہستید و من از عالم بالا آمدہ ام شما ازین جہان ہستید و من ازین جہان نیستم۔

فیصلہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام درباب نزول مسیح

فیصلہ نزول مسیح را حضرت عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام خود مثل یہود ظاہر فرمودند و درباب نزول از آسمان تا ابد الآباد فیصلہ فرمودند کہ کسے بر آسمان بجسم عنصری نمے رود و اگر درباب کسے پیشگوئی نزول شدہ باشد پس بدانید کہ شخصے متصف باوصاف آنکس پیدا خواہد شد و بیک آن از آسمان تحیہ منہا

مجمع تسبیح و تقدیس بازارون مین کرتا پھرا خدا کی قدرت کہ ابھی زلزلہ کا خوف لوگون کے دلون سے دور نہین ہوا تھا۔ کہ آسمان ابر آلود ہوگیا اور ۶ کی رات کو ۱۱ بجے کے قریب بارش ہوئی۔ بوندین کنکرون کیطرح پڑین۔ لوگ پکار رہے تھے۔ کہ اگر ایک آدھ گھنٹہ ہی بارش ہوگئی تو بس پھر خیر نہین کیونکہ شہر تو پہلے ہی بیٹھا پڑا ہے۔ اب بارش سے تباہ ہو جائیگا۔ مگر اس ارحم الراحمین نے اپنے بے بہا فضل و کرم سے بچالیا۔ اگلے دن شیخ محمد جمیل صاحب اور دیگر رؤسا نے منادی کرادی کہ آج جمعہ کی نماز تمام لوگ عیدگاہ مین پڑھین۔ جسپر مسلمان بڑی خوشی سے گئے اور نماز ادا کی خلقت کا ہجوم اسقدر تھا۔ کہ کبھی عید کے دن بھی اتنے لوگ نہین دیکھے گئے۔ مزید بران شہر کی بھی تمام مسجدین معمول سے زیادہ لبریز تھین۔ بہت سے ایسے نماز مین شامل تھے۔ جو کبھی عید کی نماز میں بھی شریک نہ ہوئے تھے سچ پوچھو تو خدا تعالی نے اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیا ہے اور دنیا کو دوسری بار پیدا کیا ہے ورنہ کسکو امید تھی کہ اب پھر کوئی کام کر سکین گے۔ اکثر اصحاب دریافت کرتے ہین کہ اس زلزلہ کا کیا باعث ہے۔ اول تو یہ کہ آج دنیا پر اسقدر ظلم اور زنا۔ جھوٹ۔ بدی۔ فریب دغا۔ عداوت۔ حسد وغیرہ پھیل گئے ہین۔ جو محتاج بیان نہین۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جسقدر جرم سخت ہوتا ہے۔ اسیقدر سزا بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی مجرم کی نسبت کہا جاوے۔ کہ اسکا سر تلوار سے کاٹ دو۔ تو اگرچہ اسکا سر تلوار سے کٹیگا مگر اس کے سر اوڑنے کا موجب اسکا جرم ہے۔ اسیطرح اگرچہ یہ زلزلہ تباہ کن تھا۔ مگر دراصل تباہی لانے والے ہمارے فعل ہین۔ اب یہ کہ زلزلہ کسطرح آتا ہے اسکا بیان اگرچہ مولانا مولوی احمد الدین صاحب سامہ یہ کے مضمون حکمت میں مفصل آپکی نظر سے گذریگا لیکن مین مختصر عرض کئے دیتا ہون۔ زمین کے اندر بیشمار آگ ہے جو پہاڑون کے ذریعہ سے دبی ہوئی ہے وہ چاہتی ہے کہ نکلے اور سورج سے ٹکرائے۔ مگر قانون قدرت نے اُسے بند کر رکھا ہے۔ جب وہ کسیطرف کو نکلتی ہے۔ اور سامنے سے پانی ملتا ہے تو ایک سٹیم پیدا ہو جاتا ہے۔ تو ایک عجیب قسم کا حادثہ وقوع مین آتا ہے۔ کیونکہ پانی تو چاہتا ہے کہ اُسے بجھا دے اور وہ چاہتی ہے۔ کہ اسے جلا دے پس جسوقت ان دونون کا آپس مین مڈبھیڑ ہوتا ہے۔ تو لوگون کے لئے قیامت کا نمونہ پیش خیمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر زمین کا پھٹ جانا بعید نہین ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ یہ جو افواہ پھیل رہی ہے کہ ریلوے گاڑی کا فلان فلان مقام پر نقصان ہوا۔ ابھی تک پختہ طور سے معلوم نہین ہوا۔ خدا کرے خیر ہی ہو۔ آج ایک مولوی صاحب نے دوران وعظ مین جمعہ کے وقت فرمایا کہ بعض ایک کمبختون نے فطرت کے خلاف زنا کیا ہے یعنے امرت سر کے کسی حصہ مین۔ بیٹی باپ۔ اور بہین بھائی نے زنا کیا مگر یہ خبر پایہ ثبوت کو نہین پہونچی۔ کون بدبخت حواس قایم رکھکر ایسے آزادی کے زمانہ مین ایسے فعل شنیع کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ خیر کچھہ ہی ہو جتنے مونہہ اتنی باتین۔ دراصل تو جو کچھہ دنیا پر قہر الٰہی طرح طرح نازل ہو رہا ہے۔ ہماری ہی بدعملی کا موجب ہے۔ آج جسقدر لوگ توبہ استغفار کر رہے ہین اگر اسیطرح ایک عرصہ تک عجز و الحاح سے فریاد و پکار کرتے رہین تو وہ احکم الحاکمین باقی شکایتون کو بھی دفع کر سکتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکساری و عاجزی صرف چار گھڑی کیلئے ہے۔ پھر وہی حرص و ہوس و دغا فریب اور لوگ ایسے نازک موقعہ پر عوام الناس کو بارگاہ ایزدی مین رونا اور اپنی تقصیرونکا معافی مانگنا بہتر ہے (ضیاء الاسلام)

قیامت کا نمونہ ۴۔ اپریل کو سورج کے نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قایم ہوا۔ زلزلہ اسقدر زور سے آیا کہ الامان و الحفیظ قریباً ۲½ منٹ زور دکھا کر دھیما ہوا۔ پھر بھی تمام روز اور شب برابر ۶ کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا امرتسر لاہور مین پختہ مکانات قریباً سب بیٹھ گئے کئی ایک آدمیونکا بھی نقصان ہوا۔ حمل بھی ضایع ہوئے۔ لوگ دیوانہ وار پھرتے تھے۔ دماغون سے عقل چہرون سے خون اڑ چکا تھا۔ مکانون سے نکل نکل میدانون کو بھاگ رہے تھے۔ غرض قرآن شریف مین جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت و تضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید۔ آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تھا۔ کشمیر سے اسکی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے اور یہ بھی خبر آئی ہے کہ کشمیر مین بہت تباہی ہوئی ہے۔ امرتسر کی بڑی مسجد شیخ خیر الدین مرحوم کے تین منارے گر گئے اور چھت بیٹھ گئی۔ لاہور کی سنہری مسجد کو بھی نقصان پہونچا اور بھی کئی ایک مسجدون کے مینار گرے۔ امرتسر کے گھنٹہ گھر کو بھی صدمہ ہوا۔ آٹھ پہر لوگون کے ہوش بحال نہین ہوئے امرتسر مین سو سال سے زاید عمر کے لوگ کہتے ہین کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکھا نہ سنا دیکھین اہالی ملک عموماً مسلمان خصوصاً اس نشان الٰہی سے کیا عبرت پاتے ہین۔

خدائے ذوالجلال کی عظمت اور جلالت کو کہانتک دلون مین جگہہ دیتے ہین اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذالک۔ (اہلحدیث)

ہولناک زلزلہ ۴۔ اپریل کی صبح کا زلزلہ جو ۱ منٹ اوپر چھ بجے شروع ہوا۔ ملک کے ہر ایک حصہ مین تباہی بخش ثابت ہوا ہے۔ شمالی ہند کے بڑے بڑے شہرون کی عظیم عمارتین یا تو چکنا چور ہوگئی ہین یا انکو سخت صدمہ پہنچا ہے سرکاری اور پرائیوٹ عمارتون مین شگاف ہوگئے ہین۔ اور اکثر عمارتین پاش پاش ہوکر خطرناک حالت مین کھڑی ہین۔ ہر ایک حصہ ملک مین زلزلہ قریباً ایک ہی وقت محسوس ہوا۔ اور یہ زلزلہ کی تیزی رفتار کے لحاظ سے حیرت انگیز بات ہے کوئی زندہ شخص پنجاب بھر مین اس زلزلہ کی نظیر کا ذکر نہین کرتا۔ ہر جگہ اس زلزلہ کی آمد ایک ہی تھی گویا کہ بادل گرج رہا تھا۔ یا ہزارون توپون کے ایک ہی بار منہہ کھولدیئے گئے تھے۔ سخت احساس کا دورہ قریباً ڈیڑھ منٹ تک قیاس کیا گیا ہے۔ اسکی جنبش سے چھتون نے دیوارین چھوڑ دین۔ شہتیر دیوارون سے نکل گئے۔ اور بلند عمارتین سرنگون ہوگئین۔ تمام منظر تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اور جانون اور مکانون کی سلامتی سخت خطرے مین ہو رہی تھی۔ ایک ہی اور سخت جھکولا سارے نظر آنے والے کھیل کی صورت کا نقشہ بدل دینے کو کافی تھا۔

امرتسر مین صدمہ سے شاید ہی کوئی مکان بچا ہو۔ بڑی بڑی عمارتون کو عموماً زیادہ صدمہ پہونچا ہے۔ اور آندھی کی کیفیت بھونچال کی نسبت بھی صحیح ثابت ہوئی ہے۔ جسطرح آندھی مین تناور درختون کو جو ہوا کی تندی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہین زبردست عنصر کے سامنے سربسجود ہونا پڑتا ہے۔ اور نرم پودے جو پہلے ہی سر نیاز خم کر دیتے ہین۔ صدمے سے محفوظ رہتے ہین۔ اسیطرح اس ہولناک زلزلہ نے بالعموم گرانڈیل اور مضبوط عمارتون کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیئے ہین۔ اور ہلکی عمارتون کو نسبتاً کم صدمہ پہنچا ہے۔ اور بے حقیقت کچی عمارتین بالکل محفوظ رہی ہین۔ گھنٹہ گھر امرتسر کا کسیقدر بالائی حصہ زمین پر آرہا۔ ٹون ہال اور کوتوالی کی عمارت کو صدمہ پہنچا ہے سٹیشن کا بیرونی حصہ ٹوٹ گیا شیخ خیر الدین کی مسجد کے تین منار زمین پر آرہے۔ گرجا گھرون کو سخت صدمہ پہنچا۔ دفتر ضلع کے ایک حصہ کی چھت سلامی سطح تنگ شکل مین ہوگئی ہے نئی پرانی عمارتون اور کوٹھیون مین سے کوئی بھی صدمہ سے بچ نہین سکی۔ شہر مین عمارتون کو صدمہ پہونچنے سے بہت کی حالت خطرناک ہو رہی ہے۔

۴۔ اپریل کی صبح کے بعد دوسرے دن ۵۔ اپریل ۴ بجے صبح تک کم از کم دس دفعہ زلزلہ محسوس ہوا۔ لوگ اتنے ہراسان اور خوف زدہ ہو رہے تھے کہ باشندون کی ایک کثیر تعداد نے گھر چھوڑ کر میدانون مین اور شہر کے باہر پناہ لی خطرناک مکان گرائے جا رہے ہین۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو اس دن پٹیالہ گئے ہوئے تھے واپس آگئے ہین۔ اور سرگرمی سے انتظام مین مصروف ہین۔ مکانون کے گرنیسے جانون کا بھی نقصان ہوا ہے۔ جنکی تعداد ۹ سے ۲۵ تک بیان کیجاتی ہے۔ ۲۰ سے ایک سو آدمیون تک کو سخت چوٹین پہنچنا ظاہر کیا جاتا ہے۔

لاہور مین بھی بڑی بڑی عمارتون کو صدمہ پہنچا وزیر خان کی مسجد۔ شاہی مسجد۔ سنہری مسجد۔ ٹون ہال منٹگمری ہال اور دوسری عمارتون نے سخت صدمہ برداشت کیا ہے۔ شملہ۔ مسوری۔ پٹیالہ۔ جالندھر وغیرہ سے اسی قسم کی تارین موصول ہوئی ہین۔ سب سے زیادہ مصیبت دھرم سالہ (کانگڑہ) پر پڑنے کی خبر آئی ہے۔ سارے مکانات زمین کے برابر ہوگئے ہین۔ اور دیسی اور یورپین جانون کی کثیر تعداد ضایع ہوگئی ہے۔ عموماً بڑے بڑے فوجی۔ سول اور انجنیئرنگ افسر جو سٹیشن پر موجود تھے۔ جان بحق ہوئے ہین۔ باقیماندہ زخمی اور صدمہ رسیدہ جانین کھلے میدان مین پڑی ہین۔ اور علاج اور خوراک کی محتاج ہین۔ صاحب کمشنر بہادر لاہور ڈویژن کے سپیشل ٹرین مین خاص امداد کو بھیجے جانے کی خبر ہے۔ کشمیر مین اس زلزلہ سے سخت تباہی آئی ہے۔ لیکن چونکہ تارین ٹوٹ گئی ہین۔ اسلئے ابھی تفصیل موصول نہین ہوئی۔

ترنتارن مین ایک بنگلہ گر گیا۔ دربار صاحب ترنتارن کی چھت کو صدمہ پہنچا۔ یہان ۹ جانین ضایع ہوئین اور ۷ آدمی زخمی ہوئے۔ ہر حصہ ملک سے پرائیوٹ تارین تباہی کی تصدیق کرتی ہین اور ابھی تفصیل کا انتظار ہر آن ہے۔

اس مہیب زلزلہ کا خیال کرکے ایک خیال ضرور مضبوط ہو جاتا ہے۔ کہ نحیف ہندوستان کو انتہائی درجون سے گذار رہی ہے۔ یہان قحط پڑتے ہین جنمین لاکھون جانین ضایع ہو جاتی ہین یہان طاعون ہے۔ جو لاکھون جانون کو چٹ کئے جاتا ہے۔ یہان ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہے شالاً ور سخت موسم سرما موجود تھا۔ اور اب ایک ایسے سخت بھونچال سے ملک کو مقابلہ کرنا پڑا ہے کہ جس نے ہزارون جانون کو قتل اور زخمی کرنے کے علاوہ کروڑون۔ اربون کی جایداد تباہ کر دی ہے

پبلک میگزین

نشان زلزلہ کے خطوط

نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
حضرت اقدس

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔
اما بعد گذارش آنکہ ۔ آج تقریباً چھ بجے صبح کے امرتسر میں سخت زلزلہ محسوس ہوا ۔ غالباً کوئی ایسا مکان نہ ہوگا جو شکست و ریخت سے بچ رہا ہو ۔ ساڑھے دس بجے تک تقریباً ۸ زلزلے آئے لیکن ان سب پر پہلا زلزلہ ایسا سخت تھا کہ الامان ۔ مین چونکہ شہر کے ایک غربی پہلو مین رہتا ہون اس لحاظ سے میرے جیسے شخص کیلئے ایسے حادثے کا فوٹو کھینچنا ایسے شہر مین محال ہے ۔ لیکن تاہم ایسی ناگہانی حیرانی اور پریشانی مین جو کچھ مجھکو محسوس ہوا وہ سخت عبرت کے لایق ہے ۔ مین صبح کی نماز سے فراغت پا کر بالا خانے مین ہی قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ زلزلے کی دو متواتر جنبشین معلوم ہوئین ۔ مین مضطربانہ باہر نکل آیا ۔ اور مکان کے نیچے جانے والی صحن کی سیڑھیون کے بالائی سرے پر کھڑا ہو نیکو ہی تھا کہ نہایت شدت سے زلزلہ شروع ہو گیا ۔ مکان اس کشتی کیطرح ہو گیا جو سمندر مین سخت طوفان مین ہچکولے کھانے لگتی ہے ۔ مکان کبھی ایک پہلو پر جھکتا تھا کبھی دوسرے پر ۔ سارے شہر مین ایکدم شور مچ گیا ۔ اور تمام کوچہ و بازار مین دوڑ آ دوڑ اور بھاگو بھاگ کا کہرام مچگیا ۔ مین بت کیطرح حیران پاؤن کہین جمتا نہین ۔ ادہر زنان خانہ مین توبہ و استغفار کا نعرہ بلند ہو رہا ہے اور ہر بھی منزل مین گر کے نوجوان بڑے اضطراب اور گھبراہٹ مین یارب یارب یا اللہ یا اللہ پکارتے ہوئے دروازے سے باہر کیطرف مایوسانہ میری طرف دیکھ رہے ہین کہ کیا کرین مین ان سب کے درمیان ترسان و لرزان اپنی کشتی کی سلامتی کیواسطے اپنے مالک سے دعائین مانگتا جاتا ہون اور نوجوانون کو کہتا ہون کہ مکان کے باہر بھاگ جاؤ اور اپنی جان بچاؤ ۔ ادہر زنانون کو کہتا ہون کہ مکان چھوڑ دو ۔ اور مکان کے سامنے کی نچلی چھت پر جسطرح ہو سکے ہو پہنچ جاؤ ۔ کسی نے کہا وہان پردہ کیونکر ہو ۔ بچون کی نانی نے کہا کہ جائین بچ رہین گی تو سب کچھ ہے ۔ نوجوان تو اشارہ پاتے ہی مکان کے باہر ہو گئے لیکن ننھے بچے خواب شیرین کی تلخکامی سے ناواقف ابھی بستروں مین سو رہے تھے ۔ اور یہ اسوقت یاد آئے جسوقت زنانے مکان سے باہر ہو چکے ہو ہو گئے ۔ اب بچون کا جگانا اور بھگانا مشکل ہو گیا ۔ ادہر مین ان لوگون کو ڈانٹ رہا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو بچون کو گھسیٹ کرکے بھاگو ادہر مکان کے ہچکولے اور چھت کی لرزش پاؤن ہنین جمنے دیتی تھی غرض افتان و خیزان یہ ناتوان گروہ بصد مشکل مکان کے باہر ہوا ۔ شہر کیطرف دیکھتا ہون تو شور و فغان نالہ و فریاد کی پکار چار و نطرف سے کانون کو بدحواس کر رہی ہے لوگ دوڑا دوڑ ڈھاب کی خالی زمین میں ٹھہر رہی ہے یا جوق در جوق شہر کے باہر ریڈ کیطرف جا رہے ہین ۔ مکانون کے بخرے اور منڈیرین پڑاخ پڑاخ بیٹ کر نیچے گر رہے ہین یا دیوارون کے بوسیدہ کے بیٹہ جاتے چل رہے ہین اور گرد و غبار کے بگولے ہوا مین معلق نظر آ رہے ہین ۔ یا الٰہی یہ زلزلہ ہے یا صبح قیامت ہے ۔ مکان گورستان معلوم ہوتے ہین اور کہین مردون کی تصویرین ۔ نفسی نفسی کا عالم ہے ۔ مجھکو تو یقین ہے کہ اسوقت دہریون کو بھی اس اعلٰے اور برتر ہستی کا یقین آگیا ہوگا ۔ جو مکانات سالہا سال سے آسایش کا ذریعہ تھے آن کے آن مین مصایب کا پہاڑ ہو گئے ۔ اسوقت یہی معلوم ہو رہا تھا کہ اب جانون کا خاتمہ ہے ۔ مگر جب یہ درد و الم حد سے گذر گیا تو اوس شافی مطلق نے زمین او اہل زمین اور اہل زمین کی تسکین بخشی اور جان مین جان آئی ۔ سنا جاتا ہے کہ تقریباً ۱۰ آدمی دب کر مر گئے ۔ اور چوٹ کے صدمات سے بہت لوگ متحمل ہوئے ۔ نسبتاً جو مکان کچے یا نسبتاً اور کمزور تھے وہ بہ نسبت اونکے پختہ اور مضبوط تھے اچھے رہے ۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ کئی دیوارین ایکدوسری کی متوازی ٹکر کھا کر ٹوٹ گئین ۔ یہ بھی سنا ہے کہ دربار صاحب کے تالاب کا پانی پرو کھنے مقام سے تین سیڑہی نیچے تھا لیکن جب زلزلہ کے باعث سے پانی اچھلتا تھا تو پرو کھنے کے مقام پر ایک ایک فٹ پانی ہو جاتا تھا ۔ کوشش ہو ابھی سے کہ مسلمان پریڈ مین جا کر نفل پڑہین ۔ اور ہندو اپنے اپنے مقامات پر پوجا پاٹ مین مصروف ہون ۔

حضور میرے اور میرے بال بچون کیواسطے دعا فرماوین کہ وہ ارحم الراحمین ہمکو صراط مستقیم کی ہدایت کرے ۔ اور عاجز کو کامل تسلی بخشے کو دنیا کی تیز و تند مصرون سے محفوظ رکھے ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔

خاکسار کرم الٰہی ہسپتال اسسٹنٹ شفاخانہ ڈہاب کھٹیکان امرتسر ۔ مورخہ ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء

نوٹ ۔ دس بجے کے بعد بھی چند خفیف زلزلے محسوس ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مشفقی و محبی جناب بہائی صاحب دام اقبالہ ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بندہ خیریت سے گھر تو ہو پہنچ گیا تھا ۔ مگر دوسرے دن چار تاریخ صبح چھ بجے ایسا خطرناک زلزلہ آیا ۔ کہ ہمارے دل کھینچے کو ٹلیا تھے ۔ ہمارے گھر مین خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے ۔ شہر مین بہت سے مکانات گر گئی ہین جو زمین پھٹ گئی ہے وہ مین نے بھی بچشم خود دیکھی ہے ۔ ایک گاؤن جوالا مکھی یہان سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے ۔ وہان تمام مکانات ملیا میٹ ہو گئے ہین ۔ اور چار سو کے قریب آدمی فنا ہو گئے ہین ۔ باقی کا پتہ نہین ۔ ایک جگہ سوجانپور دس کوس کے فاصلہ پر ہے ۔ وہان ایک مکان بھی نہین رہا سب زمین کے برابر ہو گئے ہین تقریباً تین سو کے قریب آدمی فنا ہو گئے ۔ آٹا چاول نہین ملتا ۔ لوگ فاقے مر رہے ہین ۔ چند آدمی باقی ہین ۔ ایک جگہ پالم پور یہان سے تیس کوس کے فاصلے پر ہے ۔ وہان مدرسہ ۔ بورڈنگ ۔ تحصیل تہانہ ۔ ہسپتال ۔ کوٹھیان شہر کی عمارتین اسطرح غرق ہوئی ہین ۔ کہ گویا وہان کبھی آبادی بھی نہ تھی ۔ وہان کا ہیڈ ماسٹر بھی مکان کے نیچے دب گیا تھا مگر لڑکون نے نکال لیا ۔ مدرسہ کے چودہ لڑکے دب کر مر گئے ہین شہر مین دس پندرہ آدمیون کے سوا اور کسی کا پتہ نہین ۔ پولیس کا پہرہ ہر وقت لگا رہتا ہے ۔ غرضیکہ مین کیا لکھون قیامت برپا ہے ہائے ہو کا شور ہر طرف سے کان مین پڑتا ہے ۲ ½ منٹ تک زلزلہ اسطرح رہا ۔ کہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین الٹ کر ہمارے سر پر آ پڑیگی ۔ مین تو پہلے گھر سے باہر نکل گیا تھا ۔ مگر شکر خدا کہ ہمارا مکان گرا نہین ۔ حضرت صاحب کا الہام ”موتا موتی لگ رہی ہے ،، خوب پورا ہوا ہے ۔ مختصر الفاظ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ پہاڑی علاقہ بالکل ویران ہو گیا ہے مفصل پھر لکھونگا ۔

الراقم طفیل حسین از نادون ۔ ضلع کانگڑہ

بحضور جناب حضرت اقدس صاحب ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ حضور بہاگسو کی بربادی کی عجیب حالت ہے ۔ ہمارے محکمہ کے بابو وہان پر موجود تھے ۔ کہتے ہین کہ جب تمام مکانات گر چکے ۔ تو ایک دو آدمی نے آکر ہمکو زمین یعنے مکان کے نیچے سے آکر نکالا ۔ بیان کرتے ہین وہان پر ایک چھوٹی سی نہر چلتی ہے یعنے کل پانی نہر اور نلکون کا خون ہو گیا ہوا تھا ۔ ہندؤن کی لاٹان والی کا مندر وغیرہ سب کا سب فنا ہو گیا ہے حضرت جی جو مکان ہندؤن کی پوجا کے اس ملک مین تھے فناہ ہو چکے ہین ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زلزلہ صرف ہنوکی بربادی کے واسطے ہی کیا ۔ مگر ہماری گورنمنٹ عادل کو بھی بہت نقصان پہونچا ہے کانگڑہ ۔ بہاگسو دہرم سالہ ۔ پالم پور ۔ نادون دالیو دلگر وڑنہ وغیرہ مین اسقدر نقصان آدمیون اور مکانون کا ہوا ہے جسکو ہم بعد از بیان نہین کر سکتا

مرسلہ نیاز احمدی عبد الکریم ہیڈ گارڈ از گنی ڈاکخانہ نور پور ضلع کانگڑہ ۔

عزیز نوازا ۔ السلام علیکم ۔ مین زلزلہ کے مختصر حالات ایک کارڈ مین لکھ چکا ہون ۔ اب مفصل لکھتا ہون جس روز زلزلہ آیا ۔ مین دورہ مین تھا ۔ ایک فوری واپسی کا حکم پہونچنے پر کل شام کو واپس آگیا ہون برخوردار عبد الحمید خان اور غلام نبی ڈیرہ پر تھے ہم تینون بفضل خدا خیریت سے ہین ۔ اور ڈیرہ مین عام طور پر خیریت گذری ۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم تینون بخیریت زندہ موجود ہین ورنہ اور لوگون کے مقابلہ پر ہمارا کیا خاص حق تہا ۔ اس ضلع کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ تحصیل کانگڑہ تحصیل پالم پور ۔ اور ایک حصہ تحصیل ہمیر پور و ڈیرہ کا بالکل تباہ ہو گیا ہے کلو و بلاج چونکہ الگ حصہ ضلع ہین اسلئے وہان کی اسوقت تک کوئی معتبر خبر معلوم نہین ہوئی ۔ اور معلوم بھی کسطرح ہو ڈاک و تار ادہی روز سے بند ہے ۔ ڈیرہ گوپی سے آگے ڈاک کا اسوقت تک کوئی انتظام نہین ہوا ۔ نہ معلوم کلو و بلاج و ریاست چمبہ وغیرہ مین جو یہان سے بھی زیادہ پہاڑی علاقہ ہے کیا کچھ تباہی ہوئی ہو گی یہان کے حالات معلوم کرکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین ۔ ہزارون خاندان بالکل تباہ ہو گئے ۔ لاکھون گھر ایک چشم زدن مین سطح زمین پر آ رہے ۔ دہرم سالہ یعنے بہاگسو مین کچہ حصہ مکان خزانہ کے سوائے باقی ایک جھونپڑہ بھی نہین بچا ۔ یورپین افسران مسٹر لیورائے مسٹر ینگ مہتمم خزانہ ۔ ڈسٹرکٹ جج (جس نے ایک دن پہلے چارج لیا تھا) مر گئے ۔ چند یورپین فوجی افسران بھی طعمہ اجل ہوئے سیکڑون فوجی سپاہی مر گئے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو بڑی خواہش سے سر ضلع پسند کرکے سیالکوٹ سے تبدیل ہو کر آئے تھے اور اپنی بیوی اور بچون کو کانگڑہ مین چھوڑ کر دورہ مین چلے گئے تھے خود تو بچ گئے مگر بیوی و بچے دب کر مر گئے ۔ علاقہ پالم پور مین شاذ و نادر کوئی گھر ریگیا ہوگا جو گرا نہ ہو ۔ یہی حال تحصیل کانگڑہ و علاقہ جگر تحصیل ڈیرہ و کچہ حصہ تحصیل ہمیر پور کا ہے

* ڈاکخانہ و تار گھر مثل سوائے ایک دو کلرک کے کوئی نہین بچا ۔ ڈاک بے یار و انکرے تو کون کرے اور یہی حال تار کا ہے ۔

بہت گہرا ہے۔ میں جہیں ایک آدمی بھی نہیں بچا۔ تحصیلدار و نائب تحصیلدار کانگڑہ دونوں معہ اہل و عیال راہی ملک بقا ہوئے۔ مرزا عنایت اللہ بیگ نائب تحصیلدار پالم پور کے دو لڑکے ہی دب کر مرگئے۔ مگر خود بال بال بچ گئے۔ خزانہ تحصیل کانگڑہ پر کوئی افسر اسوقت تک نہیں ہے۔ دیوی کے مندر کا کچھ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ بیخ و بنیاد سے اکھڑ کر نیچے جا رہا۔ اور مسمات مذکورہ اوسکی کچھ بھی حفاظت نہ کر سکی۔ قصبہ جوالاجی میں بھی سخت تباہی ہوئی۔ لاٹاں والی دیوی کی ڈیوڑہی بھی بالکل گر گئی اور نالہ جو مندر کے قریب ہے اُنکا پل ٹوٹ گیا اور مندر کو بھی کچھ نقصان پہونچا بہت سے لوگ جو دور و دراز ملکوں سے دیوی کی پوجا کیلئے آئے ہوئے تھے۔ انھوں نے یہاں ہی جان دی۔ مگر وہ بچاری دیوی کچھ ایسی طوطا چشم اور بے وفا نکلی کہ کچھ بھی اونکی دستگیری نہ کر سکی۔ تھانہ جوالامکھی۔ ہری پور بالکل زمین کے برابر ہو گئے ہیں۔ تحصیل پالم پور میں یوروپین لوگوں کی بہت ساری آبادی تھی۔ وہاں بھی بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ ہمارے دیسی فوت شدہ لوگوں (جو کہ انگریزوں کے مقابلہ میں بخیال اونکے کیڑوں مکوڑوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے) کی لاشیں تو درکنار یورپین افسروں اور انکے بال بچوں کی لاشیں اسوقت تک دبی پڑی ہیں اون کے نکالنے کا اسوقت تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ لالہ سوہن لعل صاحب تحصیلدار ہوشیارپور اور منشی محمد اسحاق خان نائب تحصیلدار گڑھ شنکر تحصیل کانگڑہ میں تعینات ہوئے ہیں۔ لالہ سوہن لعل آج پہونچ گئے ہیں۔ منشی محمد اسحاق خان اسوقت تک نہیں پہونچے۔ نورپور سے تار پرسوں سے ان کے نام جا چکا ہے معلوم نہیں انہوں نے کیوں دیر کی۔ اونکو جلد پہونچنا چاہیے تھا کیونکہ لاشیں نکلوا کر دفن کرنے کے سوائے رسد رسانی کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے جو جانیں بچ رہے ہیں وہ بھوک سے مر رہے ہیں۔ دہرمسالہ میں پولیس کی گارد کو کل دوپہرے تیسرے دن میں تین چھٹانک چاول فی کس ملے ہیں۔ غالباً یہ لوگ کسی اور جگہ سے انتظام کے لیے آئی ہیں۔ اسلئے رسد رسانی کے انتظام کیلئے کسی افسر کا پہونچنا ضروری ہے۔ لالہ سوہن لعل جن کے گھر تحصیل کانگڑہ میں ہیں۔ اور ان کے اپنے گھر میں کئی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ وہ کیا خاک انتظام کریں گے۔ صاحب کمشنر بہادر بھی تشریف لے آئے ہیں۔ آج کچھ رسد یہاں سے روانہ ہونیوالی ہے۔ ہمارے تحصیلدار خزانہ سنبھالنے کیلئے کانگڑہ جاتے ہیں۔ میں یہاں اکیلا مارا مارا پھرونگا۔ تحصیلدار صاحب نورپور کے نام بھی حکم گیا ہے کہ وہ فوراً کانگڑہ پہونچ جاویں۔ اگر بڑی سرگرمی سے انتظام ہوا تو کہیں دس پندرہ بیس دن تک لاشوں کا کچھ انتظام ہوگا۔ کیونکہ لاشیں نکالنے اور دفن کرنے کیلئے آدمی نہیں ملتے۔ اس تحصیل میں قلیوں کا انتظام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے کانگڑہ میں نائب تحصیلدار منشی نذیر حسین تھے جو تحصیل گڑھ شنکر میں زائد نائب تحصیلدار رہ چکے ہیں انہوں نے اپنے بھائی کا کنبہ بھی یہاں منگایا ہوا تھا اون کے گھر میں ایک خادمہ مفرور کے سوائے اور کوئی نہیں بچا۔ منصف صاحب خود تو بچ گئے۔ مگر ان کے دو لیمپ اور دو لڑکیاں اور بیوی وغیرہ سب مر گئیں۔ سخت عبرتناک واقعہ ہوا ہے اس ضلع کے لوگ فخر کیا کرتے تھے کہ یہ ضلع طاعون سے محفوظ ہے۔ کوئی کہتا تھا جوالاجی والی دیوی کا طفیل ہے کوئی کہتا تھا کہ کانگڑہ والی دیوی کا۔ سبھی کوئی بہون والی دیوی کی جے بولتا تھا مگر یہانتک سخت ایسا واقعہ ہوا کہ ان بچاری عورت ذاتوں سے بھی کچھ ٹانگ نہ اڑائی گئی اور پلیگ سے زیادہ نقصان رسان اور عبرتناک نتائج ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ آپ کا حمید اور غلام نبی درانحالیکہ میرے مکان کو بہت دراڑیں آگئیں خدا کے فضل سے بچ گئے۔ خدا لوگوں کو متنبہ کرتا ہے مگر لوگ ہیں کہ نہیں سمجھتے آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ زیادہ تقویٰ اختیار کریں۔ راقم آپ کا عزیز۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مولانا مولوی عبدالکریم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہاں کی تباہی کا تو سن ہی لیا ہوگا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بالکل محفوظ نکالا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب مامور من اللہ کی برکت تھی۔ کہ باوجود دو گھنٹہ بھر دبا رہنے کے اور دم گھٹ جانے سے پھر بھی سلامت نکلا۔ اس پہ طرہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے پانچ ہی ممبر تھے۔ پانچوں ہی بچ گئے ہیں۔ حالانکہ کل آبادی سے دس فیصدی بھی بچتے نظر نہیں آئے۔ اور مکان تو ایک بھی نہیں بچا زمین بھی اکثر جگہ سے پھٹ گئی ہے۔ میں آج کئی روز سے خط لکھنے کو تھا۔ مگر نہ تو قلم دوات نہ کاغذ۔ لکھوں تو کس چیز سے لکھوں۔ پرسوں سے کاغذ و قلم دوات تلاش کرتے کرتے اخراج منبل سے خط لکھنا پڑا۔ بابو گلاب خان بھی تندرست بچا ہے۔ وہ تو ایک دروازہ میں کھڑے رہے تھے۔ وہاں ایک دو پتھر انکو لگا تھا جسمیں ہاتھ انگوٹھا ان کا زخمی ہو گیا میرے سر پر ضرب لگی تھی۔ مگر خیر گذری تھی چار روز تک تو کھانے کو بھی کچھ نہ ملتا تھا۔ بڑی مشکل سے دن کاٹ رہے ہیں ایک ایک دن سال کے برابر معلوم ہوتا ہے اور ایسا ڈر لگتا ہے کہ اب تک بھی زمین کانپتی نظر آتی ہے حضرت اقدس سے دعا کرا دیں کہ اللہ تعالیٰ جلدی کوئی بہتری کی صورت بنا وے اور اس ابتلا سے نکالے یہاں تو قیامت کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ کوئی مکان بھی بغیر نقصان کے نہ بچا۔ چنانچہ یہاں کے انگریزوں کی مساوات جسمیں لاکھوں کا مال تھا بالکل چکنا چور ہو گئی ہے۔ اور ایک گورا بارک ہے جہاں چار سو آدمی سے صرف پچیس یا تیس آدمی زندہ نکلے باقی یا تو مر گئے یا ابھی خطرناک حالت میں پڑے ہیں اور انکی کوئی بچنے کی امید نہیں۔ کلی لوگ خواہ انکو عمر روزانہ دیا جاوے۔ بالکل کہا نہیں مانتے ہم لوگ اپنے ہاتھ سے گینتی و سلہ اٹھا کر کام کر رہے ہیں انگریز لوگ اپنے ہاتھوں سے باورچی کا کام اور کلیوں کا کام کر رہے ہیں۔ کچھ عجیب ہی حالت ہو رہی ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ آپ ہمارے لئے دعا کرا دیں کہ اللہ تعالیٰ جلدی اس عذاب سے رہائی دیوے۔ یہ بلا تو طاعون سے بھی مہلک ثابت ہوئی ہے تمام احمدی بھائیوں کو السلام علیکم کہدیں اور دعا کیلئے بعد نماز سب مقتدیوں سے دعا کیلئے کہیں ہماری گھبراہٹ حد درجہ پر ہے۔ اور ہم سخت ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ اطمینان دیوے۔ رنگ ہمارے زرد ہیں۔ اور اپنے پرائے کو پہچان نہ سکتے تھے آج کچھ کچھ تسلی ہوئی۔ کیونکہ گھر سے بابو جی کے بھائی وغیرہ آگئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اسنے پھر دنیا کا چہرہ دکھلا دیا۔ فقط زیادہ سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم معظم مخدومی جناب مولانا صاحب دام ظلکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ کہ آپکے نوازشنامہ نے مسکین کو ایسے وقت میں خوش کیا کہ جسکا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اس ضلع میں **عفت الدیار محلها ومقامها** کے وعدہ کو خدا تعالیٰ نے ایسا صفائی سے پورا کیا کہ جسکا نظارہ قابل دید ہے قلم گویا نہیں کہ الحالات کا نقشہ کھینچکر دکھلا سکے۔ سب سے پہلے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس ضلع میں جسقدر احمدی بھائی ہیں سبکی جانیں خدا نے محفوظ رکھی ہیں الحمد للہ علی ذالک الفضل۔ قصبہ ہذا میں ۲۳۲ کی آبادی ہے جسمیں سے جانیں تو دو ڈھائی سو تلف ہوئی ہونگی مگر مکان ایک بھی قائم نہیں رہا ہے بنیاد دون تک مکانات کو اکھیڑ کر پھینکا گیا ہے۔ کل کے کل آدمی آدھے دن تک دیوانہ وار رہے جیسا کہ حضرت اقدس نے الوصیت میں ظاہر فرمایا تھا۔ تین دن تک امیر و غریب برابر رہے سایہ کے واسطے کپڑا اور پانی پینے کو واسطے برتن نہیں ملا جملہ مال و اسباب چھتوں کے نیچے دب گیا۔ تین دن تک لاشیں زمین میں کھود کھود کر نکالی جاتی رہی ہیں۔ اب سب لوگ بنجر بالوں کیطرح میدان میں ڈیرے لگائے بیٹھے ہیں۔ یہی حال پالم پور کانگڑہ، بھاگسو، ریلو بھوارنہ کا سنا جاتا ہے۔ کانگڑہ تحصیلدار و نائب تحصیلدار معہ عیال تین دن کے بعد مردہ نکالے گئے۔ بھاگسو صاحب مال افسر صاحب مہتمم خزانہ اور بہت سے اہلکار مرے صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کی میم صاحبہ دب کر مر گئی۔ ریلو کا راجہ معہ بیوی بچوں کے دب کر مر گیا۔ مرض موت نے تو طاعون کا شمار دست کیا۔ اور مکانات کا گرنا اس علاوہ رہا۔ مفصل حالات انشاء اللہ عنقریب حاضر ہو کر عرض کرونگا کیونکہ اسوقت حالات کا اظہار مشکل ہے پالم پور میں ۴۳ کس دب کر مرے ہیں کانگڑہ ½ بھاگسو ½ حضرت اقدس کی خدمت میں خاکسار کی طرف سے مبارکباد کے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض ہو۔ والسلام۔ عریضہ مسکین وزیر الدین ہیڈ ماسٹر مڈل سکول

حضرت حجۃ اللہ کی تقریر جلسۃ الوداع کی تقریب پر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کیطرف انسان کھینچا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں اسیر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

انسانی کمزوری کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں ہے وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہانتک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے کہ انسان چھینک کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

خلق الانسان ضعیفا

اس کا اپنا تو کچھ بھی نہیں سر سے پاؤں تک اتنے اعضا نہیں جسقدر امراض اس کو لاحق ہوتے ہیں پھر جب وہ اسقدر کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے تو اس کے لئے امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بنے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدق کو اختیار کرے۔ جسمانی نظام کی کل بھی صدق ہی ہے جو شخص صدق کو چھوڑتے ہیں اور خیانت کے جرایم کو پناہ میں لانے والی سپر کذب کو خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ آنی اور عارضی طور پر شاید کوئی فایدہ انسان سمجھ لے لیکن فی الحقیقت کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کیلئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ پس اسیطرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زایل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے

یہانتک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا اور خدا کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اظلم ٹھیرتا ہے جیساکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بہ ایاتہ

یعنے اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اسکی ایات کی تکذیب کرے

یقیناً یاد رکھو کہ یہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس سے بڑھکر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ کیا ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس صدق اختیار کرو۔

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں درج ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلے تو انکی والدہ صاحبہ نے ان کے حصہ کی اسی اشرفیاں انکی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ نہ بولنا۔ سید عبدالقادر جب رخصت ہوئے تو پہلی ہی منزل میں ایک جنگل میں سے انکا گذر ہوا جہاں چوروں اور قزاقوں کا ایک بڑا قافلہ رہتا تھا چوروں کا ایک گروہ انکو ملا۔ انہوں نے انکو پکڑ کر پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے دیکھا کہ یہ تو پہلی ہی منزل میں امتحان پیش آیا۔ والدہ کی آخری نصیحت پر غور کی اور کہا کہ میرے پاس اسی اشرفیاں ہیں جو میری بغل کے نیچے میری والدہ نے سی دی ہیں۔ وہ چور یہ سنکر سخت حیران ہوئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے ایسا راستباز ہم نے کبھی نہیں دیکھا وہ انہیں پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لیگئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ اس نے جب سوال کیا تب پھر سید عبدالقادر جیلانی نے وہی جواب دیا۔ آخر جب ان کے پیراہن کے اس حصہ کو پھاڑ کر دیکھا گیا تو واقعی اس میں اسی اشرفیاں تھیں۔ ان سب کو حیرانی ہوئی اور اس سردار نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے اسپر سید عبدالقادر جیلانی نے اپنی والدہ کی نصیحت کا ذکر کیا اور کہا کہ میں طلب دین کیلئے چلا ہوں اگر پہلی ہی منزل پر جھوٹ بولتا تو دور کیا حاصل کرتا اسلئے میں نے سچ کو نہیں چھوڑا۔ جب انہوں نے یہ بیان کیا تو وہ سردار چیخیں مار کر رو پڑا اور آپ کے قدموں پر

گر گیا اور اپنے گناہوں سے توبہ کی کہتے ہیں کہ پہلا مرید آپ کا وہی ہوا تھا۔ غرض صدق ایسی شے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل اوقات میں بھی نجات دیتا ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے کہ کس ندیدم کہ گم شد از راہِ راست

پس جسقدر انسان صدق کو اختیار کرتا ہے اور صدق سے محبت کرتا ہے اسیقدر اس کے دل میں خدا کے کلام اور نبیوں کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمہ ہوتے ہیں۔ کونوا مع الصادقین کا ارشاد اسی اصول پر ہے۔

مختصر یہ کہ دوسرا کمال انعمت علیہم میں صدیقوں کا کمال ہے۔ اس کمال کے حاصل ہونے پر قرآن شریف کے حقایق اور معارف کھلتے ہیں۔ لیکن یہ فضل اور فیض بھی الٰہی تائید سے آتا ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے بغیر ایک انگلی کا ہلانا بھی مشکل ہے۔ ہاں یہ انسان کا فرض ہے کہ سعی اور مجاہدہ کرے جہاں تک اس سے ممکن ہے اور اسکی توفیق بھی خدا تعالیٰ ہی سے چاہے۔ کبھی اس سے مایوس نہو کیونکہ مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا جیساکہ خدا تعالیٰ نے خود بھی فرمایا۔

لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر نا امید ہوتے ہیں۔ نا امیدی بہت ہی بری چیز ہے اصل میں نا امید وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع کیا ہے اور فرمایا

ان بعض الظن اثم

اگر مولوی ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ آکر ہماری باتیں سنتے ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہکر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو وہ الزام جو ہم پر لگاتے ہیں نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اسپر کاربند نہوئے تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی اور جھوٹے الزام اور اتہام لگانے شروع کر دیے۔ یہانتک کہ

بعض نے بڑی بے باکی سے لکھدیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔

اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے۔ انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجے سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اطلاع ضروری

(۱) جن صاحبان کے ذمہ بقایا سابقہ یا سال رواں کا چندہ باقی ہے اگر وہ اطلاع اس امر کی دینگے کہ فلاں وقت انسے قیمت وصول کیجاوے تو کارخانہ کو اختیار ہے کہ جب چاہے انسے بذریعہ وی پی کے قیمت وصول کرے۔ پھر بھی اگر انکار کرینگے تو انسے ہرجانہ وی پی لیا جاویگا۔ اسلئے مطبع کیطرف سے وی پی رسال ہو رہے ہیں جس صاحب کو حساب میں شبہ ہو۔ وی پی بدامانت رکھکر بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر سکتا ہے۔

(۲) بارہا الحکم کے ذریعہ اپنے کرمفرما ناظرین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ خط وکتابت میں جو اخبار سے متعلق ہو اپنی خریداری کا نمبر ضرور لکھدیا کریں مگر اکثر اسکی پروا نہیں کرتے۔ اسلئے آئندہ کیلئے ضرور یاد رکھیں کہ جس خریدار کی خط پر نمبر رجسٹر خریداری درج نہو گا مطبع اسکی تعمیل نہ کرنے پر مورد الزام نہ ٹھیرایا جاوے۔

مینیجر الحکم

تفسیر القرآن من مسیح الزمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

کیونکہ اس تنگ اور منقبض اور مکدر عالم کو جو روپوش اسباب ہو کر ایک ناقص حالت مین پڑا ہے انکی ظہور کی برداشت نہین بلکہ اس عالم پر ابتلا اور آزمایش غالب ہے اور اسکی راحت اور رنج دونون ناپایدار اور ناقص ہین اور نیز اس عالم مین جو کچھ انسان پر وارد ہوتا ہے وہ زیر پردہ اسباب ہے جس سے مالک الجزا کا چہرہ محجوب اور مکتوم ہو رہا ہے اسلئے یہ خالص اور کامل اور منکشف طور پر یوم الدین یعنے یوم الجزا وہ عالم ہوگا کہ جو اس عالم کے ختم ہونیکے بعد آویگا اور وہی عالم تجلیات عظمے کا مظہر اور جلال اور جمال کے پوری ظہور کی جگہہ ہے اور چونکہ یہ عالم دنیوی اپنی اصل وضع کے رو سے دار الجزا نہین بلکہ دار الابتلا ہے اس لیے جو کچھ عسر و یسر و راحت و تکلیف اور غم اور خوشی اس عالم مین لوگون پر وارد ہوتی ہے اُس کو خدا تعالی کے لطف یا قہر پر دلالت قطعی نہین مثلاً کسی کا دولتمند ہوجانا اس بات پر دلالت قطعی نہین کرتا کہ خدا تعالی اس پر خوش ہے اور نہ کسیکا مفلس اور نادار ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالی اُس پر ناراض ہے بلکہ یہ دونون طور کے ابتلا ہین تا دولتمند کو اسکی دولت مین اور مفلس کو اسکی مفلسی مین جانچا جائے۔ یہ چار صداقتین ہین جنکا قرآن شریف مین مفصل بیان موجود ہے اور قرآن شریف کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ ان صداقتون کی تفصیل مین آیات قرآنی ایک دریا کیطرح بہتی ہوئی چلی جاتی ہین اور اگر ہم اس جگہہ مفصل طور پر اُن تمام آیات کو [illegible] بہت سے اجزا کتاب کے اسمین خرچ ہوجاتے سو ہم نے اس نظر سے کہ انشاء اللہ عنقریب براہین قرآنی کے موقعہ پر وہ تمام آیات بتفصیل لکھے جائین گے ان تمہیدی مباحث مین صرف سورہ فاتحہ کے قل و دل کلمات پر کفایت کی۔

اب بعد اس کے ہم بیان کرنا چاہتے ہین کہ یہ چارون صداقتین کہ جو بین الثبوت اور بدیہی الصدق ہین ایسے بے نظیر اور اعلےٰ درجہ کے ہین کہ یہ بات دلایل قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور فرمانے کے وقت یہ چارون صداقتین دنیا سے گم ہوچکی تہین اور کوئی قوم پردہ زمین پر ایسی موجود نہین تہی کہ جو بغیر آمیزش افراط یا تفریط کے ان صداقتون کی پابند ہو پہر جب قرآن شریف نازل ہوا تو اس کلام مقدس نے نئے سرے ان گمشدہ صداقتون کو زاویہ گمنامی سے باہر نکالا اور گمراہون کو ان کے حقائق وجوہ سے اطلاع دی اور دنیا مین انکو پہیلایا اور ایک عالم کو انکی نور سے منور کیا لیکن اس بات کے ثبوت کیلیئے کہ کیونکہ تمام قومین ان صداقتون سے بیخبر اور ناواقف محض تہین یہی ایک کافی دلیل ہے کہ اب بہی دنیا مین کوئی قوم بجز دین حق اسلام کی ٹہیک ٹہیک اور کامل طور پر ان صداقتون پر قایم نہین اور جو شخص کسی ایسی قوم کے وجود کا دعوے کرے تو بار ثبوت اسی کے ذمہ ہے ماسوا اسکی قرآنی شہادت کہ جو ہر ایک دوست و دشمن مین شایع ہونے کی وجہ سے ہریک مخاصم پر حجت ہے اسبات کیلیئے ثبوت کافی ہے اور وہ شہادتین جابجا فرقان مجید مین بکثرت موجود ہین۔ اور خود کسی تاریخ دان اور واقف حقیقت کو اس سے بیخبری نہین ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت تک ہر ایک قوم کی ضلالت اور گمراہی کمال کے درجہ تک پہنچ چکی تہی اور کسی صداقت پر کامل طور پر اُن کا قیام نہین رہا تہا چنانچہ اگر اول یہودیون ہی کے حال پر نظر کرین تو ظاہر ہوگا کہ ان کو خدا تعالی کی ربوبیت تامہ مین بہت سے شک اور شبہات پیدا ہوگئے تہے اور انہون نے ایک ذات رب العلمین پر کفایت نہ کرکے صدہا ارباب متفرقہ اپنے لیئے بنا رکہے تہے یعنے مخلوق پرستی اور دیوتا پرستی کا بغایت درجہ انمین بازار گرم تہا جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ نے ان کا یہ حال قرآن شریف مین بیان کرکے فرمایا ہے۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله۔ یعنے یہودیون نے اپنے مولویون اور درویشون کو کہ جو مخلوق اور غیر خدا ہین اپنے رب اور قاضی الحاجات ٹہرا رکہے ہین اور نیز اکثر دن کا یہودیون مین سے بعض نیچریون کیطرح اعتقاد ہوگیا تہا کہ انتظام دنیا کا قوانین منضبطہ متعینہ پر چل رہا ہے اور اس قانون مین مختارانہ تصرف کرنیسے خدا تعالی قاصر اور عاجز ہے گویا اس کے دونون ہاتہ بندہے ہوئے ہین نہ اس قاعدہ کے برخلاف کچھہ ایجاد کرسکتا ہے اور نہ فنا کرسکتا ہے بلکہ جب سے کہ اس نے اس عالم کا ایک خاص طور پر شیرازہ باندہکر اس کی پیدائش سے فراغت پائی ہے تب سے یہ کل اپنے ہی پرزون کی صلاحیت کیوجہ سے خود بخود چل رہی ہے اور رب العلمین کسی قسم کا تصرف اور دخل اس کل کے چلنے مین نہین رکہتا اور نہ اسکو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق اور اپنی خوشنودی یا ناخوشنودی کے رو سے اپنی ربوبیت کو بہ تفاوت مراتب ظاہر کرے یا اپنے ارادہ خاص سے کسی طور کا تغیر اور تبدل کرے بلکہ یہودی لوگ خدا تعالی کو جسمانی اور مجسم قرار دیکر عالم جسمانی کیطرح اور اس کا ایک جز سمجھتے ہین اور انکی نظر ناقص مین یہ سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتین کہ جو مخلوق پر جائز ہین وہ خدا پر بہی جایز ہین اور اسکو من کل الوجوہ منزہ خیال نہین کرتے اور انکی توریت مین جو محرف اور مبدل ہے خدا تعالی کی نسبت کئی طور کی بے ادبیان پائی جاتی ہین چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب مین لکہا ہے کہ خدا تعالی یعقوب سے تمام رات صبح تک کشتی لڑا گیا اور اس پر غالب نہ ہوا۔ اسیطرح برخلاف اس اصول کے کہ خدا تعالےٰ ہریک مافی العالم کا رب ہے بعض مردون کو انہون نے خدا کے بیٹے قرار دے رکہا ہے اور کسی جگہ عورتون کو خدا کی بیٹیان لکہا گیا ہے اور کسی جگہ بائبل مین یہ بہی فرما دیا ہے کہ تم سب خدا ہی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ عیسائیون نے معلوم کیا کہ بائبل کی تعلیم بہت سے لوگون کو خدا کے بیٹے اور خدا کی بیٹیان بلکہ خدا ہی بناتی ہے تو انہون نے کہا کہ آؤ ہم بہی اپنے ابن مریم کو انہین مین داخل کرین تا وہ دوسرے بیٹون سے کم نہ رہجائے اسی جہت سے خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ عیسائیون نے ابن مریم کو ابن اللہ بناکر کوئی نئی بات نہین نکالی بلکہ پہلے بے ایمانون اور مشرکون کے قدم پر قدم مارا ہے غرض حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیونکی یہ حالت تہی کہ مخلوق پرستی بدرجہ غایت انپر غالب آگئی تہی اور عقاید حقہ سے بہت دور جا پڑی تہی یہان تک کہ بعض انکے ہندؤن کیطرح تناسخ کے بہی قایل تہے اور بعض جزا سزا کے قطعاً منکر تہے اور بعض مجازات کو صرف دنیا مین محصور سمجہتے تہے اور قیامت کے قایل نہ تہے اور بعض یونانیون کے نقش قدم پر چلکر مادہ اور روحون کو قدیم اور غیر مخلوق خیال کرتے تہے اور بعض دہریون کیطرح روح کو فانی سمجہتے تہے اور بعض کا فلسفیون کیطرح یہ مذہب تہا کہ خدا تعالےٰ رب العالمین اور مدبر بالارادہ نہین ہے غرض مجذوم کے بدن کیطرح تمام خیالات ان کے فاسد ہوگئے تہے اور خدا تعالی کی صفات کاملہ ربوبیت و رحمانیت و رحیمیت اور مالک یوم الدین ہونے پر اعتقاد نہین رکہتے تہے۔ نہ ان صفتون کو اسکی ذات سے مخصوص سمجہتے تہے اور نہ ان صفتونکا کامل طور پر خدا تعالےٰ مین پایا جانا یقین رکہتے تہے بلکہ بہت سی بدگمانیان اور بے ایمانیان اور آلودگیان ان کے اعتقادون مین بہر گئی تہین اور توریت کی تعلیم کو انہون نے نہایت بدشکل چیز کیطرح بنا کر شرک اور بدی کی بدبو کو پہیلانا شروع کر رکہا تہا۔ پس وہ لوگ خدا تعالی کو جسمانی اور جسم قرار دینے مین اور اسکی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ صفات کی معطل جاننے مین اور ان صفتونمین دوسری چیزون کو شریک گردانے مین اکثر مشرقین کے پیشرو اور سابقین اولین مین سے ہین۔

یہ تو یہودیون کا حال ہوا مگر افسوس کہ ان عیسائیون نے تہوڑے ہی دنون مین اُن سے بدتر اپنا حال بنالیا اور مذکورہ بالا صداقتون مین سے کسی صداقت پر قایم نہ رہے اور جو خدا کی صفات کاملہ تہی وہ سب ابن مریم صاحب کی دیدی اور ان کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جمیع ما فی العالم کا رب نہین ہے بلکہ مسیح اسکی ربوبیت سے باہر ہے بلکہ مسیح آپ ہی رب ہے اور جو کچھ عالم مین پیدا ہوا وہ بزعم باطل اُن کے بطور قاعدہ کلیہ مخلوق اور حادث نہین بلکہ ابن مریم عالم کے اندر حدوث پاکر اور صریح مخلوق ہوکر پہر غیر مخلوق اور خدا کے برابر بلکہ آپ ہی خدا ہے اور اسکی عجیب ذات مین ایک ایسا اعجوبہ ہے کہ باوجود حادث ہونے کے قدیم ہے اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے ایک واجب الوجود کے ماتحت اور اوسکا محکوم ہے مگر پہر بہی آپ ہی واجب الوجود اور آزاد مطلق اور کسی کا ماتحت نہین اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے عاجز اور ناتوان ہے مگر پہر بہی عیسائیون کی بنا پر زعم مین قادر مطلق ہے اور عاجز نہین۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے امور غیبیہ کے بارہ مین نادان محض ہے یہانتک کہ قیامت کی بہی خبر نہین کہ کب آیگی مگر پہر بہی نصرانیون کے خوش عقیدہ کے رو سے عالم الغیب ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے اور نیز صحف انبیا کی گواہی سے ایک مسکین بندہ ہے مگر پہر بہی حضرات مسیحیون کی نظر مین خدا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خود اپنے اقرار سے نیک اور بیگناہ نہین ہے مگر پہر بہی عیسائیون کے خیال مین نیک اور بے گناہ ہے غرض عیسائی قوم بہی ایک عجیب قوم ہے جنہون نے ضدین کو

جمع کر دکھایا اور ناقص کو جائز سمجھ لیا اور گو ان کے اعتقاد کے قائم ہونیسے سچ کا دروغ کو ہونا لازم آیا مگر انہوں نے اپنے اعتقاد کو نہ چھوڑا ایک ذلیل اور عاجز اور ناچیز بندہ کو رب العالمین قرار دیا اور رب العالمین پر ہر طرح کی ذلت اور موت اور درد اور دکھ اور تجسم اور حلول اور تغیر اور تبدل اور حدوث اور تولد کو روا رکہا ہے نادانوں نے خدا کو بھی ایک کھیل بنا لیا ہے عیسائیوں نے کیا جو ہے ان سے پہلے کئی عاجز بندے خدا قرار دیئے گئے ہیں کوئی کہتا ہے رام چندر خدا ہے کوئی کہتا ہے نہیں کرشن کی خدائی اُس سے فوق تر ہے اسیطرح کوئی بدھ کو کوئی کسیکو خدا ٹھہراتا ہے ایسا ہی آخری زمانہ کے ان سادہ لوحوں نے بھی پہلے مشرکوں کی ریس کر کے ابن مریم کو بھی خدا اور خدا کا فرزند ٹھہرا لیا غرض عیسائی لوگ نہ خدا و ند حقیقی کو رب العالمین سمجھتے ہیں نہ اُسے رحمان اور رحیم خیال کرتے ہیں اور نہ جزا سزا اس کے ہاتھ میں یقین رکھتے ہیں بلکہ اُن کے گمان میں حقیقی خدا کے وجود سے زمین اور آسمان خالی پڑا ہوا ہے اور جو کچھ ہے ابن مریم ہی ہے اگر رب ہے تو وہی ہے اگر رحیم ہے تو وہی ہے اگر مالک یوم الدین ہے تو وہی ہے ایسا ہی عام ہندو اور آریا بھی ان صفتوں سے منحرف ہیں کیونکہ انہیں سے جو آریہ ہیں وہ تو خدا تعالیٰ کو خالق ہی نہیں سمجھتے اور اپنی روحوں کا رب اسکو قرار نہیں دیتے اور جو ان میں سے بت پرست ہیں وہ صفت ربوبیت کو اس رب العالمین سے خاص نہیں سمجھتے اور تینتیس کروڑ دیوتا ربوبیت کے کاروبار میں خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور یہ ہر دو فریق خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے بھی انکاری ہیں اور اپنے وید کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ رحمانیت کی صفت ہرگز خدا تعالیٰ میں نہیں پائی جاتی اور جو کچھ دنیا کیلئے خدا نے بنایا ہے یہ خود دنیا کے نیک عملوں کیوجہ سے خدا کو بنانا پڑا ورنہ پرمیشر خود اپنے ارادہ سے کسی سے نیکی نہیں کر سکتا اور نہ کبھی کی۔ اسیطرح خدا تعالیٰ کو کامل طور پر رحیم بھی نہیں سمجھتے کیونکہ ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ کوئی گنہگار خواہ کیسا ہی سچے دل سے توبہ کرے اور خواہ وہ سالہا سال تضرع اور زاری اور اعمال صالح میں مشغول رہے خدا اس کے گناہوں کو جو اس سے صادر ہو چکے ہیں ہرگز نہیں بخشیگا جبتک وہ کئی لاکھ جونوں کو بھگت کر اپنی سزا نہ پا لے۔ جب ہی کسی نے ایک گناہ کیا پھر نہ دل میں توبہ کام آوے نہ بندگی نہ خوف الٰہی نہ عشق الٰہی نہ اور کوئی عمل صالح گویا وہ جیتے جی ہی مر گیا اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے بکلی نا امید ہو گیا علیٰ ہذا القیاس یہ لوگ یوم الجزا پر جسکے رو سے خدا تعالیٰ مالک یوم الدین کہلاتا ہے صحیح طور پر ایمان نہیں رکھتے اور جن طریقوں متذکرہ بالا کے رو سے انسان اپنی سعادت عظمیٰ تک پہونچتا ہے یا شقاوت عظمیٰ میں پڑتا ہے اُس کامل سعادت اور شقاوت کے ظہور سے انکاری ہیں اور نجات اُخروی کو صرف ایک خیالی اور وہمی طور پر سمجھ رہے ہیں بلکہ وہ نجات ابدی کی قائل ہی نہیں ہیں اور انکا مقولہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ کیلئے نہ اس جگہ آرام ہے اور نہ اس جگہ اور نیز انکے زعم باطل میں دنیا بھی آخرت کیطرح ایک کامل دار الجزا ہے جسکو دنیا میں بہت سی دولت دیگئی وہ اس کے نیک عملوں کے عوض میں کہ جو کسی پہلے جنم میں اس نے کئے ہونگے دی گئی ہے اور وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسی دنیا میں اپنے نفس امارہ کی خواہشوں کے پورا کرنے میں اُس دولت کو خرچ کرے لیکن ظاہر ہے کہ اسی جہان میں خدا تعالیٰ کا کسی کو اس غرض سے دولت دنیا کہ وہ اُس دولت کو فی الحقیقت اپنے اعمال کی جزا سمجھ کر کھانے پینے اور ہر طرح کی عیاشی کیلئے آلہ بنا وے یہ ایک ایسا ناجائز فعل ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ کیطرف نسبت کرنا نہایت درجہ کی بے ادبی ہے کیونکہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ہندوؤں کا پرمیشر آپ ہی لوگوں کو بدفعلی اور پلیدی میں گرانا چاہتا ہے اور قبل اسکے جو ان کا نفس پاک ہو نفسانی لذات کے وسیع دروازے اُنپر کھولتا ہے اور پہلے جنموں کے نیک عملوں کا اجر ان کو یہ دیتا ہے کہ پچھلے جنم میں وہ ہر طرح کے اسباب تنعم پا کر اور نفس امارہ کے پورے پورے تابع بنکر پھر تحت الثریٰ میں جا پڑیں اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے خیال میں یہ بھرا ہوا ہے کہ میرے ہاتھ میں جسقدر دولت اور مال اور حشمت اور حکومت ہے یہ میرے ہی اعمال سابقہ کا بدلہ ہے وہ کیا کچھ نفس امارہ کی پیروی نہیں کریگا لیکن اگر وہ یہ سمجھتا کہ دنیا دار الجزا نہیں ہے بلکہ دار الابتلا ہے اور جو کچھ مجھکو دیا گیا ہے وہ بطور ابتلا اور آزمایش کے دیا گیا ہے تا یہ ظاہر کیا جاوے کہ میں کس طور پر اسمیں تصرف کرتا ہوں کوئی ایسی شے نہیں ہے جو میری ملکیت یا میرا حق ہو تو ایسا سمجھنے سے وہ اپنی نجات اس بات میں دیکھتا کہ اپنا تمام مال نیک مصارف میں خرچ کرے اور نیز وہ غایت درجہ کا شکرگذار ہوتا کیونکہ وہی شخص دلی اخلاص اور محبت سے شکر کر سکتا ہے کہ جو سمجھتا ہے کہ میں نے مفت پایا اور بغیر کسی استحقاق کے مجھکو ملا ہے غرض آریا لوگوں کے نزدیک خدا تعالیٰ نہ رب العالمین ہے نہ رحمان نہ رحیم اور نہ ابدی اور دائمی اور کامل جزا دینے پر قادر ہے۔

اب ہم یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ برہمو سماج والوں کا معارف مذکورہ بالا کی نسبت کیا حال ہے، یعنے وہ ہر چہار صداقتیں کہ جو ابھی مذکور ہوئی ہیں برہمو لوگ اُن پر ثابت قدم ہیں یا نہیں سو واضح ہو کہ برہمو لوگ اِن چاروں صداقتوں پر جیسا کہ چاہیئے ثبات اور قیام نہیں رکھتے بلکہ ان معارف عالیہ کے کامل مفہوم پر ان کو اطلاع ہی نہیں۔ اول خدا کا رب العالمین ہونا کہ جو ربوبیت تامہ سے مراد ہے برہمو لوگوں کی سمجھ اور عقل سے ابتک چھپا ہوا ہے اور وہ لوگ ربوبیت الٰہیہ کا دنیا پر اس سے زیادہ اثر نہیں سمجھتے کہ اُس نے کسی وقت یہ تمام عالم معہ اسکی تمام قوتوں اور طاقتوں کے پیدا کیا ہے لیکن اب وہ تمام قوتیں اور طاقتیں مستقل طور پر اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ کو قدرت نہیں ہے کہ انمیں کچھ تصرف کرے یا کچھ تغیر اور تبدل ظہور میں لاوے اور ان کے زعم باطل میں قوانین نیچریہ کی مستحکم اور پائیدار بنیاد نے قادر مطلق کو معطل اور بیکار کیطرح کر دیا ہے اور ان میں تصرف کرنے کیلئے کوئی راہ اسپر کھلا نہیں اور ایسی کوئی بھی تدبیر اسکو یاد نہیں جس سے وہ مثلاً کسی مادہ حار کو اسکی تاثیر حرارت سے روک سکے یا کسی مادہ بارد کو اسکی برودت کے اثر دکھلانے سے بند کر سکے یا آگ میں اسکی خاصیت احراق کی ظاہر نہ ہونے دے اور اگر اسکو کوئی تدبیر یاد بھی ہے تو صرف انہیں حدود تک جن پر علم انسان کا محیط ہے اس سے زیادہ نہیں یعنے جو کچھ محدود اور محصور طور پر کوائف و خواص عالم کے متعلق انسان نے دریافت کیا ہے اور جو کچھ تا دم حال بشری تجارب کے احاطہ میں آ چکا ہے بس وہیں تک خدا کی قدرتوں کی حد نسبت ہے اور اس سے بڑھکر قدرت تامہ اور ربوبیت عامہ کوئی کام نہیں کر سکتی گویا خدا کی قدرتیں اور حکمتیں بکلی تمام ہی ہیں جنکو انسان دریافت کر چکا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ کے مفہوم سے بکلی منافی ہے کیونکہ ربوبیت تامہ اور قدرت کاملہ وہ ہے کہ جو اس ذات غیر محدود کیطرح غیر محدود ہے اور کوئی انسانی قاعدہ اور قانون اُسپر احاطہ نہیں کر سکتا۔ نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت تعالیٰ کا خدائی قدرتوں کا حصر دعوئے ہے خدائی کا جاننا چاہیئے کہ جو امر غیر محدود اور غیر محصور ہے وہ کسی قانون کے اندر آ ہی نہیں سکتا کیونکہ جو چیز اول سے آخر تک قواعد معلومہ مفہومہ کے سلسلہ کے اندر داخل ہو اور کوئی جز اسکا اس سلسلہ سے باہر نہ ہو اور نہ غیر معلوم اور نامفہوم ہو تو وہ چیز محدود ہوتی ہے اب اگر خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور ربوبیت تامہ کو قوانین محدودہ محصورہ میں ہی منحصر سمجھا جائے تو جس چیز کو غیر محدود تسلیم کیا گیا ہے اس کا محدود ہونا لازم آ جائیگا پس برہمو سماج والوں کی یہی بھاری غلطی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں اور ربوبیتوں کو اپنے تنگ اور منقبض تجارب کے دائرہ میں گھسیڑنا چاہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ جو امور ایک قانون مشخص مقرر کے نیچے آ جائیں ان کا مفہوم محدود ہونے کو لازم پڑا ہوا ہے اور جو حکمتیں اور قدرتیں ذات غیر محدود میں پائی جاتی ہیں ان کا غیر محدود ہونا واجب ہے۔ کیا کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ اس ذات قادر مطلق کو اس اِس طور پر بنایا ہے اور اس سے زیادہ نہیں کیا اسکی غیر متناہی قدرتیں انسانی قیاس کے پیمانہ سے وزن کیجا سکتی ہیں یا اسکی قادرانہ یا غیر متناہی حکمتیں تصرف فی العالم سے کسی وقت عاجز ہو سکتی ہیں بلاشبہ اس کا پرزور ہاتھ ذرہ ذرہ پر قابض ہے اور کسی مخلوق کا قیام اور بقا اپنی مستحکم پیدائش کے موجب سے نہیں بلکہ اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے اور اسکی ربانی طاقتوں کے آگے بیشمار میدان قدرتوں کے پڑے ہیں نہ اندرونی طور پر کسی جگہ انتہا ہے اور نہ بیرونی طور پر کوئی کنارہ ہے جسطرح یہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مشتعل آگ کی تیزی فرو کرنے کے لئے خارج میں کوئی ایسے اسباب پیدا کرے جن سے اُس آگ کی تیزی جاتی رہے اسیطرح یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اُس آگ کی خاصیت احراق دور کرنے کیلئے اسی کے وجود میں کوئی ایسے اسباب پیدا کر دے جس سے خاصیت احراق دور ہو جائے کیونکہ اسکی غیر متناہی حکمتوں اور قدرتوں کے آگے کوئی اَن ہونی نہیں۔

(باقی آئیندہ)

84

النداء من وحی السماء

یعنی

ایک زلزلۂ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی بار دوم*

(وحی الٰہی سے)

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیِ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہون مین زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکون کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہین ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہین اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوشربا ہوگا چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے مین یقین رکھتا ہون کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادیگا دور نہین ہے مجھے خدا عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونو زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہین انہین نشانون کیطرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کیطرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا اور یاد رہے کہ ان نشانون کے بعد بھی بس نہین ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہین گے یہان تک کہ انسان کی آنکھین کھلین گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ مین حیرت ناک کام دکھلاؤنگا اور بس نہین کرونگا جبتک کہ لوگ اپنے دلون کی اصلاح نہ کرلین اور جسطرح یوسف نبی کے وقت مین ہوا کہ سخت کال پڑا یہانتک کہ کھانے کے لئے درختون کے پتے بھی نہ رہے اسیطرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرہ سے لوگون کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائیگا مین یقین رکھتا ہون کہ ضرور اسپر رحم کیا جاویگا۔

بعض نادان کہتے ہین کہ یہ کیونکر ہو کہ لوگ احمدی جماعت مین سے طاعون سے کیون مرتے ہین؟
پس یاد رہے کہ ابتک ایک فرد بھی ہماری جماعت مین سے طاعون یا زلزلہ سے نہین مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پوری صدق و صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جسکو بیعت ان علامات کے ساتھ شناخت کرلیا ہو جسکو اس کے اس مرتبہ کی خبر دی گئی ہو۔ چونکہ لاکھون انسان اس جماعت مین داخل ہو چکے ہین اور انکے گروہ مین جو ایک بچہ کیطرح کمزور ہین اور ایسے بھی ہین جو کسی ابتلاء کے وقت ثابت قدم بھی نہین رہ سکتے اور ایسے بھی ہین جو تھوڑے سے امتحان مین پڑکر مرتد ہونے کو طیار ہوتے ہین اور ایسے بھی ہین جو یہ اقرار کرکے کہ جھوٹ بولتے ہین جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے حالانکہ انکے دل وہ دنیا کے گند مین پڑے ہین ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہین کیا دن رات مردار دنیا مین مبتلا اور قدم سے بھی گرتے ہین اور انکی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ انہون نے دین کو دنیا پر مقدم نہین کیا۔ ہرگز نہین کیا لیکن امید رکھتا ہون کہ آہستہ آہستہ بڑی بڑی روحانی ترقی کرلین گے۔ غرض ممکن نہین اور بالکل ممکن نہین کہ جس شرط پر یہ لوگ بیعت مین داخل کرتا ہون اور جس راہ پر مین چلانا چاہتا ہون اسپر مضبوط پنجہ مارکر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو لیکن کمزوری کی حالت مین ان کیلئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے انکو بہشت مین پہنچا دیگی اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو مین نے عام طور پر شایع کردیا تھا مگر لوگون نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس الہام مین تحریف کرکے اپنی طرف سے یہ شایع کیا کہ گویا میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرید میرا گو اسکی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہین مریگا تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگون مین افترا کی عادت کسقدر بڑھ گئی ہے اصل الہام یہ تھا جس سے یہی نتیجہ نکلتا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت مین سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائیگا۔ اور وہ یہ ہے۔

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون

یعنے جن لوگون نے مجھے قبول کیا اور سچے ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کی ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہین کیا وہ طاعون کے حملہ سے امن مین رہینگے

پس وحی الٰہی سے کہاں ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہین یا کوئی ایمانی کمزوری ہے وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہین نعوذ باللہ من سوء الفہم و افراط الوھم مین ایسے چند لوگون کو بھی جانتا ہون جو پہلے اس جماعت مین داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اس جماعت مین رہکر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مرگئے حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جسکو خدا جانتا تھا اور لوگ نہین جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کیطرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو ہان خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائیگی اور دوسرے مسلمانون کی تعداد کو گھٹائیگی سو آخر پر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھکر لوگ ٹھٹھے سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا جسکی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر مین شایع کیگئی تھی اور پہلے۔ اشتہار امین جو لکھا گیا جو زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا ہوا تھا۔ وہ نقل سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء مین ان دونون اخبارون مین خوفناک زلزلہ کی خبر شایع کیگئی تھی سو ساتھ اس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلہ کا دھکا* اور عربی مین مذکورہ بالا الہام کا مفہوم یہ تھا کہ اس زلزلہ سے مکانات جو بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہون گے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جاینگے ان کا نام و نشان نہ رہیگا اور پھر اشتہار الوصیت مین بھی زلزلہ سے پہلے شایع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنیوالا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہین کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر مین شدید زلزلے کے بارے مین آجکی تاریخ سے

* زلزلہ شدہ کی نسبت ان دونون اخبارات مین زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شایع ہوچکا ہے۔ کہ چونکا دینے والی خبر۔ اور اس زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار مین یہ وحی شایع ہوچکی ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے سامنے کشتی طیار کر۔ اور ان لوگون کے بارے مین جو ظالم ہین مجھسے بات نہ کر آخر مین ان سب کو غرق کرونگا۔ منہ

ایک برس پہلے شایع کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی۔ اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سجانپور اور دیرہ اور کلو اور رہلو مین ہوئے انکی تفصیل کی اسجگہ حاجت نہین یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلون پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر مینے سنا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاہور اور امرت سر مین اسپر بھی بہت سا ٹھٹھا کیا گیا خاص کر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے مین اور جاپان مین بہت زلزلے آتے ہین اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے یہ تو سچ ہے کہ دنیا مین کوئی نئی بات نہین نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر خدا تعالیٰ جب کسی ایسے شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اسکو ایک معمولی بات نہ سمجھتے ہون اور اسکو ایک انہونی بات خیال کرتے ہون اور اپنے ملک مین ان کے باپ دادون نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر ان کے ملک مین ظاہر ہونا ان کے خیال و گمان مین بھی نہ ہو اور پھر وہ امر واقع ہو جاوے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے تو پھر بھی اسکو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہین تو اور کیا ہے مگر مین جانتا ہون کہ اس درجہ کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانیوالے دنیا مین بہت کم ہون گے شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اس اپنی سیرت مین لاہور مین ایک ہی ہون یا چند آدمی جو انگلیون پر شمار ہو سکتے ہین ان کے ہم مشرب ہون

بہرحال

جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنے والے دل کے ساتھ نہین دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دوکاندار یا افترا کے کامون کا تاجر قرار دیا گیا ہے تو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھلاوے تا ماننے والون پر اس کا رحم ہو اور تا توبہ کرنے والے توبہ کرلین اور تا وہ لوگ جو کئی منزلون کی چھتون کے نیچے سوتے ہین وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا دین اس وقت بجز توبہ اور کیا علاج ہے۔ اس آنیوالے حادثہ کیلئے کوئی ٹھیکا ہی تجویز نہین ہو سکتا جس سے تسلی ہو۔ پس مین محض خیر خواہی مخلوق کیلئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شایع کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور

* قرآن شریف مین اس نشان کے متعلق ایک صاف پیشگوئی النازعات مین درج ہے۔ جہان اللہ تعالیٰ نے ان فرشتون کی قسم کھاکر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہین۔ فرمایا کہ یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ کیا معنی اس وقت زمین ایسی کانپے گی کہ گویا اسکا نام راجفہ رکھ لیا جاویگا یعنی متواتر زلزلے آتے رہینگے۔ اور اسکے بعد ایک اور بڑا زلزلہ ہوگا۔ یہی آئندہ زلزلہ ... کے واسطے بھی ایک پیشگوئی ہے اور جو زلزلہ ہو چکا ہے اسکی یہی پیشگوئی ہے جو قرآن شریف کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ یہ پیشگوئی زلزلہ کی ۹ اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ صرف ایک نہین۔ معاً اس کے بعد کشی

ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہئے بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہو اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جائے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بد زبانی کرنیوالوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ باعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہو گا مگر دنیا میں خدا تعالےٰ کریم و رحیم دوسروں کی نسبت اسپر رحم کریگا ٭ بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اس لئے ہلاک نہیں کیگئی تھیں کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کیوجہ سے ہلاک کیگئی تھیں نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی انکا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اسکی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی اور جب انکو سمجھایا گیا تو لوط اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوے لئے پھرتے ہیں یعنے ہمارے مخالف ہیں اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب انہیں تو موں پر بھڑکا ٭٭۔ اور ان کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا

پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس خدا تعالیٰ سے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے اور انکے پاس موجود نہ تھا۔ اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالیٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ آنیوالے نشان کے بعد جو مجھکو قبول کریگا اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جنکے کان ہیں سنیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے۔ اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہو گا۔ پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں۔ اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی ہے اس جگہ میں اسکو مع ترجمہ لکھکر اس اشتہار کو ...... ختم کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

بخور آنچہ ترا بخورانم۔

لک درجۃ فی السماء وفی الذین

ھم یبصرون۔

نزلت لک۔

لک نری آیات ونھدم ما یعمرون

قل عندی شھادۃ من اللہ فھل

انتم مومنون مکففت عن بنی اسرائیل

ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا

خاطئین۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں۔ وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے۔ اور نیز انمیں ایک درجہ ہے۔ جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اترونگا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جنکو غافل انسان بناتے ہیں۔ یا آیندہ بنائیں گے۔ گرا دینگے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے ٭٭٭۔ اور پھر فرمایا ہے کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بشوں کا علم رکھتے ہیں بچاؤنگا اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اسطرح وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کر و نگا کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کو دکھلانے کیلئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ یعنے اسوقت جب اکثر لوگ باوجود ٹھٹھے کریں گے اور ہنسی اور

ٹھٹھے میں مشغول ہوں گے اور بالکل اس کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کرونگا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ روز دنیا کیلئے ایک ماتم کا دن ہو گا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اسکو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے

یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اسوقت تک اس خارق عادت بات کیطرف ذہن منتقل نہو سکا۔

لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آیندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اسوقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی انمیں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔

فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند

اللہ وجیھا الیس اللہ بکاف

عبدہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ

دکا واللہ موھن کید الکافرین

یعنے خدا اپنے اس بندہ کو ان تہمتوں اور بہتانوں سے بری کریگا جو اسپر لگائے جاوینگے وہ خود اپنے بندہ کیلئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کریگا تو اسکو پارہ پارہ کر دیگا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے ان کے سب مکر سست کر دیگا۔

اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی چنانچہ مطابق اسکے پہاڑوں پر زلزلہ سے سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جسکی دھرمسالہ وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دیگئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے۔

کہ میں اپنی چمکار دکھاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤنگا۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے

قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ اسجگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کیطرح صبر کر۔ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کریگا تو انہیں پاش پاش کر دیگا۔ قوۃ الرحمان لعبید اللہ الصمد۔

عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جاویگا پس خدا تجھے بری کرنے کیلئے ایک نشان دکھائیگا اور وہ یہ ہے کہ پہاڑ پر اسکی تجلی ہو گی وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دیگا یہ خدا کی قوت سے ہو گا تا وہ اپنے بندہ کیلئے نشان دکھاوے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر سنہ ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دیگئی تھی۔ اور وہ شعر یہ ہیں۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت

دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت

کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت

مجھے یہ بات مولیٰ نے بتادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میںنے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ٭٭٭٭ اب چاہو ٹھٹھا کرو اور گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو۔ میںنے قبل از وقت بتا دیا۔ اے بد قسمتو تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

٭ در حقیقت اس زمانہ میں اس عادت اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں۔ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کو سنکر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ روتا رہا۔ اسلئے خدا نے جو رحیم و کریم خدا ہے اسکی میعاد میں تاخیر ڈالدی۔ جیسا کہ پہلے الہام میں اسکا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی۔ اور پیشگوئی کو سنکر بد زبانی میں بڑھ گیا اور مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا۔ اس لئے غیور خدا نے اسکی اصلی میعاد بھی پوری نہ ہونے دی۔ اور ابھی پانچ ہی برس گذرے تھے جو اپنی شوخی کو پہنچ گیا۔ اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ

٭٭٭٭ پہلے اکثر مسلمان جو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارتے تھے وہ بات صحیح تھی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح ہو کر آنیوالا یہی راقم تھا لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے سمجھنے کرنے میں عوام تو ایکطرف بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ گو بعد اس کے پیشگوئی کے ظہور کیوقت معنی کھل جاتے ہیں۔ منہ

٭٭ ہے - ہستے کہ ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ - منہ

٭٭٭ یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے -

میرے لاہور میں دو تین دن

الحکم کے ناظرین کیلئے مندرجہ بالا عنوان بالکل نرالا ہے اور شاید سرسری نظر سے بعض بزرگ بھی خیال کریں کہ ایڈیٹر الحکم کا لاہور جانا اور وہان دو تین دن رہنا کونسی ایسی نرالی اور انوکھی بات تھی جسپر اسنے ایک قومی اخبار کے قیمتی کالم لینے کی ضرورت پڑی لیکن مین ایسے محترم احباب کی خدمت مین بہ ادب سے عرض کرونگا کہ وہ اسے پڑھ لینے کے بعد جو چاہیں کہیں۔ ایڈیٹر۔

بظاہر میرا لاہور جانا اور وہان دو تین روز قیام کرنا میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی۔ لیکن اس مرتبہ میرا لاہور جانا فی الحقیقت ایک نئی بات تھی اور لاہور کی حالت بھی میرے لئے بالکل پہلے سے نرالی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مینے اپنے اس سفر پر کچھ باتیں ناظرین کو سنانی چاہی ہیں۔ اور لاہور ہی مین بیٹھ کر مجھے یہ لکھنی پڑی ہیں۔

الحکم کے ناظرین اس امر سے ناواقف نہیں کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کے عظیم الشان اور ہیبت ناک نشان کے ظاہر ہونے کے بعد ایک اور زورآور حملے کے اعلان کا ارادہ فرمایا تھا جو خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی کے ذریعہ آپ پر ظاہر فرمایا تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تھے کہ وہ اعلان اسقدر کثرت سے شایع ہو کہ قریبًا ہر شخص کو اس سے پہلے کہ وہ عذاب نازل ہو خبر ہو جاوے۔ اس اشتہار کا سردست سولہ ہزار چھپوانا تجویز ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید اطلاع کے سننے کے منتظر تھے تا کہ کامل طور پر اعلان کیا جاوے لیکن غالبًا الحکم کے ناظرین کے لئے یہ بات ضرور ایمان کے بڑھانے والی ہوگی جب وہ یہ معلوم کرینگے کہ حضرت اقدس نے آخر یہ سوچا کہ مبادا اس امر مین ابھی کوئی تاخیر ہو اور ہم اس تبلیغ کے کام مین آیندہ وحی کا انتظار کرین اور خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو جاوے اور دنیا تباہ ہو جاوے اسلئے بہتر ہے کہ جسقدر اطلاع ہو چکی ہے وہ لوگوں کے کان تک پہونچائی جاوے شاید کوئی سعادت مند فایدہ اٹھاوے۔

اللہ! اللہ!! کس قدر رحم اور شفقت علی خلق اللہ آپ کی فطرت مین موجود ہے اور کسقدر جوش تبلیغ حق کیلئے آپ کے دل مین بھرا ہوا ہے۔ وللہ در من قال

حلم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

تبلیغ کے لئے اسقدر جوش اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے غیرت کبھی کاذب کو دی ہی نہیں جاتی اور تصنع اور تکلف مین استقلال اور دیرپائی ہو ہی نہیں سکتی۔ فاصدع بما تؤمر جو ایک عرصہ دراز پہلے کا الہام حضرت مسیح موعودؑ کو ہو چکا ہے اسکی سچائی مین ان لوگوں کو جو قادیان سے دور رہتے ہیں کیونکر دکھاؤں۔ افسوس یہ ہے کہ الفاظ اس کیفیت کا مرقع نہیں دکھا سکتے جو آپ کی حالت اور ہیئت سے پائی جاتی ہے۔

۱۷- اپریل ۱۹۰۵ء کو ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے آپ نے آکر ذکر کیا کہ "مین چاہتا ہون وہ اشتہار جلد شایع ہو جاوے اور اس حادثہ سے پہلے لوگوں کو خبر ہو جاوے حضرت اس قسم کا ذکر کر رہے تھے کہ خاکسار ایڈیٹر الحکم بھی پہونچ گیا آپ نے ذرہ نوازی کی اور اسے خطاب کر کے فرمایا "مینے وہ اشتہار لکھنا شروع کر دیا ہے اور آج ختم کر دونگا۔ اسواسطے وہ بہت جلد شایع ہونا چاہئے،، جس پر مینے عرض کیا کہ حضور جلدی ہو جاویگا۔ اس کے بعد حضور نے آپ ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ادنیٰ خادم ایڈیٹر الحکم کو ہی لاہور پہونچ کر اس اشتہار کی طبع اور تقسیم کے کام کے لئے منتخب فرمایا۔ مین اپنی خوبی طالع اور بیداری بخت پر جسقدر ناز کرون وہ کم ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے معطر کئے ہوئے مسیح اور برگزیدہ رسولؐ نے اسے ایسے کام کے لئے منتخب کیا اور اہل سمجھا جو اسکی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچانے کا ذریعہ ہے۔

میرے دل کا حال نہ پوچھو کہ وہ مسرت اور خوشی سے بھرا ہوا تھا اور اندر ہی اندر مین خدا تعالیٰ کا شکر کرتا تھا اور میرے سر مین وہ صدا گونج رہی تھی جو آج سے قریبًا دس سال پیشتر الحکم کے وجود سے بھی پہلے گونجی تھی

لاجرم قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

اس کے بعد حضرت حجۃ اللہ نے نماز ادا کی اور بعد نماز اس اشتہار کو لکھنا شروع کیا۔

۱۸ کو علی الصباح ہی مینے در دولت پر جا کر بذریعہ عریضہ اشتہار کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپنے کہلا بھیجا کہ "بیٹھ جاؤ مین لکھ رہا ہون ابھی مکمل کر کے دیتا ہون،، مین کوئی ادھ گھنٹہ بیٹھا ہونگا جو خود حضرت تشریف لے آئے۔ وہ وقت میرے لئے عجب سعادت کا وقت تھا مین تھا اور میرا محبوب و مولا آقا آپ ایک روش پر ٹہل رہے تھے اور مین بھی ساتھ ہی ساتھ اپنی بیداری بخت پر الحمد للہ کہتا تھا مجھے فرمایا

"میرا اصل منشا یہ ہے کہ بہت ہی جلد لوگوں کو اس عذاب سے جو آنیوالا ہے خبر ہو جاوے تاکہ انہیں جو سعید ہیں تبدیلی کا موقع ملجاوے۔ مین دیکھتا ہون کہ سخت عذاب آنے والا ہے رات بھی مجھے ایک شدید زلزلہ دکھایا گیا ہے ایسا زلزلہ کہ جس سے زمین روئی کے گالوں کیطرح اڑتی نظر آئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اوسنے ہمین کچھ ضرر نہیں پہونچایا۔ مگر مینے سخت زلزلہ دیکھا ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ اشتہار شایع ہو جاوے اور اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ آپ + لاہور چلے جاوین اور اسکو وہان ہی چھپوا کر شایع کرین۔ ایک فہرست مین خود بنا کر دونگا جن کو تقسیم کیا جاوے ہان یہ ضرور کیا جاوے کہ اسکی کاپی یہان لکھوا کر مجھے دکھلائی جاوے تاکہ مین اسے درست کر دون"۔ پھر پوچھا کہ کس وقت تک کاپی طیار ہو سکتی ہے مینے عرض کی کہ ظہر تک امید ہے انشاء اللہ ہو جائیگی۔ جسپر آپ نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اشتہار مجھے دیکر آپ تشریف لیگئے۔

اس بات کی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ وہ اشتہار کس طرح ظہر تک طیار ہوا۔ بہرحال ظہر تک کاپی طیار ہو گئی حضرت نے اصلاح فرما دی اور درست ہونے کے لئے دی۔ اس کے بعد ایک اور امر ہے جس کو مین ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون وہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے قریب مین حضرت مولانا المکرم مولوی محمد علی صاحب سے اشتہار کی اشاعت اور اسکے اخراجات کے متعلق مشورہ کر رہا تھا اور آخر وہ تجویز ہوئی۔ جو بذریعہ کارڈ مولوی صاحب موصوف نے احباب متعلقین کو لکھی ہے۔ مغرب کی نماز پڑھ چکنے کے بعد مین نے پھر اطلاع دیدی کہ صبح مین لاہور جاؤنگا فہرست دی جاوے فرمایا مین فہرست بھیجے دونگا

اگر کاپیان درست ہو چکی ہیں تو مجھے پھر دکھاؤ۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ انپر کسقدر خرچ آئیگا

یہ فقرہ جو جلی قلم سے لکھا گیا ہے مین پھر ناظرین کو توجہ دلانی چاہتا ہون۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہر شخص بالطبع آرام کرنا چاہتا ہے اگر صبح کو بھی آپ کاپیان دیکھنے کا منشا ظاہر فرماتے تو بھی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ وہ لوگ جو قرآن شریف پر نظر کرتے ہوئے دو کا نذار یا تاجر کہتے ہین وہ اس مستعدی اور جوش کا اندازہ کرین اور سچ تو یہ ہے کہ وہ اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبان حق
نگردد بیان آن درد از تقریر کوتاہم

آپ نے آرام کو چھوڑ کر کاپیوں کو منگوا کر پھر پڑھنا شروع کیا۔ موسم کی یہ حالت باغ مین مچھر اور پتنگے بیٹھنے نہیں دیتے مگر یہ خدا کا نور اور جری لالٹین جلائے نوع انسان کے درد سے بھرا ہوا دل پہلو مین لئے بیٹھا ہے۔ اسوقت کی دوڑ دھوپ مین بے اختیار مجھے سرور ہوتا تھا اور مین یہ شعر پڑھتا تھا

دریاب گر عاقلی بشتاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

الغرض کاپیان پڑھ کر آپ نے مجھے واپس فرمائیں۔ اور مین تہیہ سفر کے لئے واپس گھر آیا اور ۱۹- کی صبح کو ۸ بجے کے قریب دارالامان سے لاہور کو روانہ ہوا۔

(راستہ اور لاہور کے دلچسپ حالات سننے کے لئے ناظرین اگلی اشاعت کا انتظار کرین)

باقی آئندہ

+ فٹ نوٹ۔ یہ آپ کا اخلاقی معجزہ ہے اور تہذیب کلام کا نمونہ ہے کہ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ غلام کو بھی تو سے خطاب نہیں کرتے۔ ایڈیٹر۔

قہری نشان زلزلہ پر اخبار کیا کہتے ہیں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لاہور میں قیامت خیز زلزلہ

ایسے زمانہ میں جبکہ انسانوں میں خود غرضی عیاشی اور بدکاری کا زور ہو اور ایک انسان دوسرے انسان کا خون پینا اپنے خیال میں کوئی گناہ نہ سمجھتا ہو۔ بلکہ ریاکاروں اور خود غرضوں کو ہوشیاری و دانائی کے خطاب لوگوں کیطرف سے دیئے جاتے ہوں۔ اور ایمانداری و راستبازی خداپرستی کا صرف نام ہی رہگیا ہو۔ خدائی جلال کا کرشمہ نظر آنا صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ ہمارے گناہوں کی حد گذر چکی ہے۔ اور وقت آگیا ہے کہ سارے انسان گناہوں سے توبہ کریں اور راستی و حق پرستی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا دیں۔

۴۔ اپریل کی صبح کو بوقت ۶ بجے ۹ منٹ جبکہ بہت سے غافل انسان بستروں پر پڑے اونگہ رہے تھے اور چند خدا کے بندے معبود حقیقی کی بارگاہ میں بعجز و نیاز سربسجود تھے کہ یکایک خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا۔ ہر شخص نے سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے اور ابھی ختم ہو جاویگا کہ فوراً زلزلہ نے ہیبتناک جوش اور صورت اختیار کرلی۔ بڑے بڑے مکانات مثل بید لرزنے لگے۔ دروازے آپس میں ٹکرانے لگے۔ چھتوں اور دیواروں سے دل ہلا دینے والی کڑکڑاہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ جو جہاں تھا ششدر و حیران رہگیا۔ عورتیں اور بچے زور سے چیخنے چلانے لگے۔ ہر شخص اپنی اپنی جان کے فکر میں پڑگیا۔ بہت سے لوگ معہ اپنی بیوی اور بچوں کے گھروں سے نکل باہر میدانوں میں کھڑے ہوگئے زلزلے کے دو زبردست جھٹکے ایسے سخت اور غضبناک تھے کہ بڑی بڑی مضبوط عمارتیں پاش پاش ہونے پر تیار ہوگئیں۔ چڑیاں اور دوسرے جانور اپنے گھونسلوں کو چھوڑ کر آسمان پر اڑنے لگے۔ چلتی ہوئی بیل گاڑیاں ادہر ادہر ہلنے کہانے لگیں۔ اگر ایک جھٹکا اور آجاتا تو سارا لاہور معہ انسانوں و حیوانوں کے برباد و تباہ ہو جاتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا۔ اس ہیبتناک موقعہ پر تمام ہندو مسلمانوں کی زبان سے رام رام۔ اللہ اللہ اور "توبہ ہے توبہ" کے کلمات نکل رہے تھے۔ یہ زلزلہ بمشکل ۳ منٹ رہا ہوگا۔ مگر شہر لاہور میں سینکڑوں پختہ مکانات مسمار ہوگئے ٹبی بازار میں مکانات کے علاوہ سنہری مسجد کے دو مینار گر گئے۔ مسجد وزیر خان کی مسجد کے ایک حصہ کو بھی نقصان پہنچا۔ ہندو مسلمانوں کے ۲۴ زن و مرد و بچوں کے ہلاک ہونے کی خبر کوتوالی لاہور میں پہونچی۔ زلزلہ تھم جانے کے بعد تمام لوگ حیرت زدہ و دیوانہ وار اپنے عزیزوں بلکہ ناواقف اشخاص سے خیر و عافیت دریافت کرتے پھرتے تھے اور جن جن مقامات کو نقصان پہونچنے کی خبر ملی وہاں بھاگے چلے جاتے تھے۔ ریلوے اسٹیشن لاہور کے فسٹ کلاس ریفرشمنٹ روم اور ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کو سخت صدمہ پہونچا اور دونوں عمارتوں کی چھتیں گر پڑیں۔ گردواروں مندروں اور بڑے چھوٹے قریباً تمام مکانات کو ضرر پہونچا ہے۔ میونسپل کمیٹی کا ٹاؤن ہال قریب نصف کے بالکل ناکارہ ہوگیا۔ چھت گر کر نیچے آپڑی۔ مارکیٹ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ کمرشیل بلڈنگ کے قریب پرانی انارکلی میں ایک بڑی عمارت کو سخت صدمہ پہنچا۔ انارکلی تھانہ کی ڈیوڑھی پھٹ گئی۔ مگر شکر ہے بالکل گری نہیں ہوگی۔ ورنہ حوالات کے اندر جو در اسامیاں تھیں ہلاک ہو جاتیں۔ الائنس بنک شملہ کے مقابل سلیم بلڈنگ کو جو مسٹر عمر بخش کی ملکیت ہے کئی مقامات پر نقصان پہونچا۔ انارکلی بازار میں ایک حلوائی کی دوکان کی چھت گر پڑی۔ موری دروازہ کے باہر اور پنجاب نیشنل بنک کے متصل چار پانچ جھگیں تہ خاک ہوگئیں۔ جس سے ایک بازاری عورت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور اسکے ساتھی کے سر کو ضرب پہونچیں شہر میں ۲۳، ۲۴ آدمیوں کے علاوہ اور بھی کئی جانوں کا نقصان سنا جاتا ہے۔ چوٹیں تو سینکڑوں آدمیوں کو لگیں لاہور کے مشہور کارخانہ پیسہ اخبار کی عالیشان عمارت کو بھی کئی جگہ سے سخت نقصان پہونچا۔ شکر ہے کہ ابھی کارخانہ کھلا نہیں تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ کئی آدمیوں کی جانوں کا نقصان ہوتا۔

(پولیس ایڈ وکیٹ)

قیامت خیز زلزلہ

۴۔ اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا الاماں۔ دفعۃً مکان گرنے شروع ہوگئے۔ ہندو سر پر رام رام اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئیگی کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکیگا۔ واقعی اسکی نظیر ان تین منٹوں میں پائی گئی کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہیں بلا سکا۔ بس یہی معلوم تھا کہ اب ہی گئے اور اب ہی گئے۔ اور اسپر یہ خطرناک قومہ کہ وہ مکان آپڑا یہ آپڑا۔ دھڑام دھڑام۔ توبہ۔ جب وہ وقت یاد آتا ہے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل کانپ کانپ اٹھتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی بھونچال آیا ہوا ہے۔ ذرا سی ہوا کے چلنے سے جان سہم جاتی ہے۔ افسوس کہ وہ لوگ جو عمارت بنانے کیلئے بنیاد رکھنے کے سوقت کسی غریب کی زمین ایک ادھ گز غبن کرجایا کرتے ہیں۔ اسوقت پکار رہے تھے کہ یہ مکان کوئی سمبھال لے اور ہمیں نکال کر ایسی جگہہ پہونچا دے جہاں امن ہو۔ گویا اسوقت مکان سے بھی بیزار تھے۔ مگر سوائے اس مالک کے کون بچا سکتا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ بڑی بڑی پختہ عمارتیں اور عالیشان مکانات جو سالہاسال سے ہر ایک آفت سے محفوظ تھے۔ چشم زدن میں گرگئے۔ جو بچے رہے وہ پھٹ گئے کوئی ہی ایک آدھ شاید ایسا مکان نکلیگا جو آفت ناگہانی سے بچا ہو۔ ورنہ تمام مکانات پھٹے پڑے ہیں۔ بڑی بڑی عالیشان یورپین بلکہ کوٹھیاں پھٹ گئیں ریلوے اسٹیشن امرتسر کا بیرونی حصہ گر گیا۔ خیرالدین کی مسجد کے منار آپڑے۔ گھنٹہ گھر کا اوپر کا حصہ قریباً دو گز کے آپڑا۔ علاوہ اسکے بہت سی جائیں بھی اسکی ساتھ پھٹ چڑھ گئیں۔ اور یہ ہولناک زلزلہ صرف امرتسر ہی نازل نہیں ہوا۔ بلکہ تمام پنجاب ہندوستان میں سے کوئی بھی شہر اس سے بچ نہیں سکا۔ لاہور میں بڑا سخت نقصان ہوا بادشاہی مسجد لاہور کے منار جو قریباً ساڑھے چار سو سال سے باامن کھڑے تھے۔ اور اس اثناء میں سینکڑوں زلزلے اندھیاں دیکھ چکے تھے۔ بچ نہ سکے۔ سنہری مسجد کا بڑا نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اور آہنی شہتیر اپنی جگہہ سے ہلکر چھت کا ایک حصہ ٹیڑھا ہوگیا۔ باکر شاپ تمام پھٹ کر ناکارہ ہوگیا۔ ریلوے اسٹیشن کے اکثر کمرے گرگئے۔ ریفریشمنٹ کو سخت صدمہ پہنچا۔ نیا پلیٹ فارم جو شمال کیطرف ہے اسکی ڈیوڑھی گر گئی۔ مسجد وزیرخان کے شمالمغربی مینار کو صدمہ پہونچا۔ ڈاکخانہ ٹون ہال کو شدید نقصان پہونچا۔ اکثر جانیں تباہ ہوئیں۔

لودہیانہ میں بھی اسی قسم کا زلزلہ آیا۔ یہی حالت سیالکوٹ کی ہوئی۔ مدراس میں بھی سخت نقصان ہوا۔ شملہ میں ۳ منٹ تک زلزلہ ورہا۔ گرانٹ ہیڈ چرچ کا گرجہ نیز گرینڈ ہوٹل کی عمارت بھی خستہ ہوگئی۔ جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ کوہ مسوری پر بھی ۳ منٹ میں سخت تباہی آئی مال و جان کے نقصان کا ابھی اندازہ نہیں لگا۔ توبہ۔ پٹیالے میں مارے ڈر کے لوگ گھبرا گئے۔ عمارتیں مسمار ہوگئیں تباہ۔ ترنتارن ضلع امرتسر میں سخت نقصان ہوا۔ بہت سی جانیں بنگلے کے نیچے آکر دب کر مرگئے۔ پٹھانکوٹ میں نہایت سخت زلزلہ آیا۔ دہرم سالہ کا تمام اسٹیشن بھی برباد۔ سخت کہرام مچا ہوا ہے۔ لاہور میں تین سولجین ایک انگریز انجنیئر بھی دب کر مرگئے۔ میم صاحبات و بچوں کا بھی سخت نقصان ہے۔ ٹبالہ میں بھی سخت زلزلہ آیا۔ تمام مکانات مسمار ہوگئے ایک جھونکے کے ساتھ ہلگئے اور دوسرے دہم آپڑے تیسری جھونکے نے لوگوں کی ملکالموت سے چار آنکھیں کردیں۔ غرضیکہ فیروز پور۔ ملتان جالندہر۔ کپورتھلہ۔ حصار۔ ہانسی۔ منٹگمری وغیرہ جدہر دیکھو یہی حال پکار رہے جو میں تحریر کر رہا ہوں جسقدر مختلف اضلاع سے خطوط آئے ہیں کسی میں بھی یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہمارے ہاں کم زلزلہ آیا بلکہ یہی تحریر ہے کہ ہمارے شہر کا فلاں فلاں حصہ مسمار ہوگیا ہے۔ اتنے آدمی مرگئے ہیں الاماں سب سے زیادہ اثر اسکا سرینگر اور ڈیرہ دون اور دہالسوالا کانگڑہ پر پڑا۔ یعنے دہالسوالا چھاؤنی پر جو قریباً پانچسو کے سوار مقیم تھے بسبب پھٹ جانے پہاڑ کے قریباً تین سو کے مرگئے۔ جو بچ رہ سکتے ہیں۔ علاوہ ان کے اور بہت سا نقصان ہوا ڈیرہ دون کی یہ حالت ہے کہ اسقدر مکانات گرے اور لوگ نیچے دب کر مرگئے ہیں کہ کوئی لاش اٹھانیوالا میسر نہیں آتا۔ حضور کمشنر صاحب تشریف فرما ہیں اور آپنے حکم دیا ہے کہ نہایت آرام کیساتھ لاشیں نکالی جاویں اور رد فنائی جلائی جاویں۔ یہی حال سرینگر کا سننے میں آیا ہے۔ بلکہ ایک تار سے اسقدر پتہ لگا ہے کہ کشمیر تباہ ہوئی پڑی ہے تار سے واضح ہوا ہے کہ کشمیر میں ایک دن پہلے یعنے ۳ اپریل پیروار کو ۱۲ بجے دن کے زلزلہ آنا شروع ہوا۔ اور ۴۔ اپریل کو صبح کے ۶ بجے تباہی آئی۔ اللہ اپنا فضل کرے۔ یہ سب ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ کہ بیماری آئی تو ایسی کہ ادہر آدمی بیمار ہوا۔ ادہر چلتا ہوا۔ اگر کوئی پیچھے سے خبر گیری کو آگیا۔ تو وہ بھی وہیں چت۔ سردی ایسی پڑی کہ اسکی نظیر پیشتر کی سالوں میں نظر نہیں آتی اب اگر بھونچال آیا تو ایسا کہ خدا کی پناہ۔ دنیا کے تباہ ہونے میں کوئی کسر باقی نہ تھی۔ وہ لوگ جو کہا کرتے تھے کہ خدا کیا ہے۔ یہ سب زمانہ کی تاثیر ہے۔ بے اختیار حواس باختہ پناہ مانگتے پھرتے تھے۔ اور اپنے کیے پر پچھتا رہے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ رات کے ۳ بجے بھی زلزلہ محسوس کیا گیا تھا۔ سوا چھ بجے کے بعد ۱۰ بجے تک تھوڑے تھوڑے منٹوں بعد زلزلہ آتا رہا۔ زمین کی رفتار بھی بہت تیز تھی پھر کوئی ۱۰½ بجے پھر ۲ بجے پھر رات ۱۱ بجے پھر ۱۱½ پھر ۲ بجے پھر ۵ کو علی الصباح ۶ بجے زلزلہ آیا۔ لوگ پہلے دن شہر سے باہر جاکر توبہ استغفار کرتے رہے۔ بلکہ رات کو بھی اکثر دروازوں کے باہر اور باغات میں لوگوں نے آرام کیا۔ ہندو مسلمانوں نے خیرات حد سے بڑھکر کی۔ مسلمان لوگوں نے باہر جاکر ننگے سر نفل ادا کیے اور سربسجود ہو کر گڑگڑاتے رہے۔ ۶ کی رات کو مسلمانوں کا ایک جم غفیر

(۱۵) بعد از او بزبان کردن حضرت مسیح بردار زلزلۂ ہولناک از زمین نمودار گشت و تمام مردم ترسیدند و ہر کسے را خوف جان خود در خاطر رسید - و از ہلاک مسیح خائف شدند۔

(۱۶) از جانب حاکم اکثر معتقدان و بہی خواہان حضرت مسیح برائے نجات او بوقت صلیب مقرر شدہ بودند

اعتقاد یہود و نصاری در باب مصلوبیت مسیح علیہ السلام

مے باید فہمید کہ خداوند تعالے این بحث را کہ در میان آورد کہ مسیح مصلوب نہ شد بلکہ بموت خود فوت گردید از آن بحث ہمین غرض بود کہ از مصلوبیت مسیح دو مختلف فرقہ یہود و نصاری دو مختلف نتیجہ بجہت تائید اغراض خود مے بر آوردند یہود مے گفتند کہ مسیح مقتول بالصلیب گشت و بروے تورات مقتول بالصلیب ملعون مے باشد یعنی از قرب الٰہی دور و مہجور و از عزت رفع بے نصیب مے ماند و شان نبوت ازین حالت ذلت رفع و اعلے است و عیسایان از لعن و طعن یہود سراسیمہ شدہ این جواب تیار کردند کہ مصلوبیت مسیح ازین جہت مضر نیست بلکہ او این لعنت را بذمہ خود ازین جہت قبول کرد کہ گنہگاران امت خود را از لعنت نجات دہد پس خدا تعالے این چنین فیصلہ فرمود کہ بیانات ہر دو فریق را کالعدم گردانید و ظاہر فرمود کہ ہیچ کس را ازین ہر دو گروہ بر مصلوبیت مسیح یقین نیست و اگر کسے بر مصلوبیت مسیح دعوے یقین دارد پس او را باید کہ برائے مباہلہ پیش آید - چنانچہ باین مبارزت قرآن ہیچ کس از یہود و نصاری برائے مباہلہ بمیدان بمقابلہ شجاع اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نہ بر آمد و خاموش شدہ گریز نمودند و این معجزہ ایست عظیم الشان کہ از ہیمن خدا و محمد مصطفے صلعم و قرآن کریم بظہور رسید و اگر عقلاً غور کردہ شود برین امر ہر عقل سلیم شہادت مے دہد کہ کلام ایزدی از لغویات منزہ و مبرا است و ہر عاقل مے تواند فہمید کہ اگر درین بحث این مقاصد عظمی در میان نمے بود پس این جملہ بیان بے فائدہ بودے - زیرا کہ این تنازع کہ پیغمبرے از پیغمبران ایزدی بر دار کشیدہ شد یا بمرگ طبعی خود فوت گردید محض بے فائدہ بودے پس غور باید کرد کہ این کہ خداوند تعالے بیان فرمود کہ ہیچ یہود و عیسائی را بر مصلوبیت حضرت مسیح یقین نیست بجز ازین مدعا دیگر کدام غرض عظیم است کہ از اثبات آن ہر دو فریق یہود و نصاری را مبہوت و خاموش و لاجواب گردانید - پس مے باید دانست کہ ہمین حاجت کہ مذکور شد و خداوند تعالے ایفائے وعدہ تطہیر مسیح را با تمام رسانید۔

غلط فہمی مدعیان حیات مسیح بمتعلق حدیث نبوی «ان ینزل فیکم عیسی ابن مریم»

بموازنۃ الحقایق بصفحہ ، قاضی محمد اکبر صاحب مے نگارد : - باز ہنگام قرب قیامت بتکمیل علامات حسب پیشین گوئی ہاے آنحضرت بمتابعت شریعت محمدی بر منارۂ شرقی دمشق بکیفیت خاص کہ در روایات صحیحہ ذکر است نزول فرمودہ مکذبین بافراط و تفریط را مغلوب خواہند فرمود و در عہد شان ملت واحدہ خواہد بود وغیرہ وغیرہ۔

جواباً معروض است کہ بنصوص قرآنیہ صریحہ و احادیث صحیحہ و بشہادت تواریخ قدیمہ و عقول سلیمہ ثابت گردید کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ بزمین مدفون گردیدند پس نزول ایشان از جانب آسمان نا ممکن و ممتنع ثابت گردید و انتظار شما در باب فرود آمدن حضرت مسیح علیہ السلام از جانب آسمان مثل جستان آتشہ آب

نہ نازل مے شود و نہ کسے بر آسمان مے رود و نہ کسے قبل ازین رفتہ - غور کنید در اناجیل آن مقامات را کہ حضرت مسیح علیہ السلام نزول الیاس من السماء را مراد بعثت یحیی علیہ السلام قرار دادند - در تورات در باب ایلیا نبی علیہ السلام مرقوم است کہ او بر آسمان صعود نمودہ دوبارہ نازل خواہد شد ملاحظہ فرمائید تورات ملوک ثانی باب ۲ - آیت ۱۱ «فَصَعِدَ ایلیا فی العاصفۃ الی السماء» ترجمہ یعنے پس الیاس علیہ السلام در گردباد داخل شدہ بر آسمان رفت - و در اختتام ملاکی باب ۴ مرقوم است - «ہَا اَنَا اُرْسِلُ اِلَیْکُمْ ایلیا النبی قبل مجیٔ یوم الرب الیوم العظیم المخوف فَیَرُدُّ قلب الاٰباء علی الابناء و قلب الابناء علی اٰبائہم لئلا آتی و اضرب الارض بلعن» ترجمہ : آگاہ شوید کہ من پیشتر از روز خداوند روز بزرگ و خوفناک ایلیا نبی را بسوے شما خواہم فرستاد و او دلہاے آبا و اجداد را بسوے فرزندان و دلہاے فرزندان را بسوے آبا و اجداد مائل خواہد کرد مبادا کہ من بیایم و سرزمین را بلعنت بکشم۔

چون حضرت مسیح علیہ السلام دعوئ نبوت خود مشتہر کردند یہود بحضرت مسیح گفتند کہ اول ایلیا از آسمان فرود خواہد آمد چرا کہ او بر آسمان رفتہ است و بموجب شہادت تورات کتاب ملاکی در باب او پیشگوئی شدہ است کہ او نازل خواہد شد لہذا قبل از نزول ایلیا کسے را دعوت نبوت درست نیست بجواب ایشان حضرت مسیح علیہ السلام فرمودند کہ مراد از نزول ایلیا پیدائش و ظہور یحیی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام است کہ بر خو و طبیعت او پیدا شدہ است و متخلق باخلاق و متصف باوصاف ایلیا است و او در میان شما موجود است و فرمودند «لیس احد صعد الی السماء» یوحنا باب ۳ - یعنے کسے بر آسمان نرفتہ است و مراد از نزول ایلیا بعثت یحیی است و ایلیا فوت گردید - یہود مردود این تاویل حضرت مسیح علیہ السلام را رد کردند و گفتند کہ این شخص گمراہ است کہ کتاب تاویل کتاب الٰہی برائے تائید دعوے نبوت خود مے کند فما اٰمنوا بہ فضلوا و اضلوا و اذوہ فصاروا مصداق ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ و باؤ بغضب من اللہ - فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین - پس الحال غور کنید کسانیکہ این فیصلہ حضرت مسیح علیہ السلام را باور نمے کنند و بزعم خود حضرت مسیح را از آسمان فرود مے آرند آیا ایشان مورد و مصداق پیشین گوئی مخبر صادق گشتہ اند یا نہ کہ آنحضرت صلعم فرمودہ اند لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبر و ذراعاً بذراع لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ۔

ثبوت بروز از قرآن کریم

امت احمد نہان دارد وضد را در وجود
مے تواند شد مسیحا مے تواند شد یہود

پس بموجب شہادات مزبورہ نزول المسیح من السماء بجسدہ العنصری ممتنع است۔

لیعمر آیۂ پیروی خواہید کرد شما طریقہاے کسانیرا کہ پیش از شما بودہ اند از روے بالشت بالشت و از روے دست بدست اگر آن کسان در سوراخ سوسمار داخل شدہ باشند البتہ شما ہم دران داخل خواہید شد یعنے پیروی یہود و نصارے خواہید ورزید